

وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ

تذکرہ زیبا

۲۵ ۱۳

یعنی

ایمان جناب اب لطیف یا رجب گنگوہی سید محمد تقی صاحب نظام آباد بکری سابقہ

مؤلف

سید شرف الدین انسپٹر محکمہ نظامت آباد بکری

حساب الحکم

عائینا بے لوی خواجہ محمد فیاض الدین خان صاحب تعلقات آباد بکری ضلع مید

جسکو

جناب نیکٹ رامیا صاحب دراجہ گور صاحب متاجران قدیم

ضلع مید کے اپنے اہتمام سے

شمس المطابع عثمان گنج آباد کچھوچھو ایا

فہرست مضامین کتاب تذکرہ زیبا

صفحہ	مضامین	نمبر شمار
	نوٹ جناب نواب لطیف یار جنگ بہنا و جناب مولوی سید محمد تقی صاحب	۱
۱	دیباچہ	۲
۱۷	مجلس گذرانیدہ مولوی سید مہدی عباس صاحب مہدی	۳
۱۹	مجلس گذرانیدہ مولوی احمد عبدالرحیم صاحب ہلال	۴
۲۲	تقریر سرگزینش پرشاد صاحب نظم محکم نظامت آبکاری	۵
۲۹	نظم گذرانیدہ مولوی محمد عبدالرحیم صاحب ہوش	۶
۳۰	تقریر خاکسار سید شرف الدین النکطر محکم نظامت آبکاری	۷
۴۰	رباعی گذرانیدہ مولوی محمد عبدالصمد صاحب نظم	۸
۴۱	قصیدہ گذرانیدہ مولوی سید تہور حسین صاحب حکیم	۹
۴۲	ایضاً	۱۰
۴۳	قطعہ گذرانیدہ مولوی سید عمرت حسین صاحب عمرت	۱۱
"	ایضاً	۱۲
۴۴	ایضاً	۱۳
"	قصیدہ گذرانیدہ مولوی محمد عبدالرحیم صاحب خمس	۱۴
۴۵	ایضاً	۱۵
"	تقریر جناب نواب لطیف یار جنگ بہنا	۱۶
۴۷	تقریر جناب مولوی سید محمد تقی صاحب ناظم آبکاری	۱۷

۵۰	تقریر مولوی سید محمد عثمان صاحب مهتم صیغه افیون	۱۸
۵۵	تقریر منجانب معزز مستاجر صاحبان دوشلیرز	۱۹
۶۳	تقریر جناب نواب لطیف یار جنگ بهادر	۲۰
۶۹	تقریر جناب مولوی سید محمد تقی صاحب ناظم آبکاری	۲۱
۷۰	تقریر جناب مولوی خواجہ محمد فیاض الدینیان صاحب تعلقہ	۲۲
۷۶	قطعه گزرا نیدہ مولوی سید غلام حیدر صاحب حیدر	۲۳
۷۷	تقریر جناب نواب لطیف یار جنگ بهادر	۲۴
۷۸	تقریر جناب مولوی سید محمد تقی صاحب ناظم آبکاری	۲۵
۸۱	قطعه گزرا نیدہ مولوی سید مہدی حسین صاحب محاسب	۲۶
"	قطعه گزرا نیدہ مولوی میر علی حسین صاحب طالب	۲۷
"	ایضاً	۲۸
"	نظم منجانب جوانان گار و حلقہ نار این گوڑہ	۲۹
۸۳	قطعه گزرا نیدہ مولوی سید خادم حسین صاحب خادم	۳۰
۸۴	نظم گزرا نیدہ مولوی غلام احمد صاحب تہر	۳۱
"	نظم گزرا نیدہ مولوی حکیم غلام علیخان فصاحب	۳۲
۸۵	نظم گزرا نیدہ مولوی نور علی بیگ صاحب رحیق	۳۳
"	قطعات گزرا نیدہ مولوی سید باقر صاحب موسوی کاشف	۳۴
	تمام شد	

ویباچہ

جب جناب مولوی محمد عبداللطیف خان صاحب لمخاطب برنواب لطیف یار جنگ بہادر اپنے عہدہ جلیلہ نظامت آبکاری سے بعطاء و طیفہ حسن خدمت تبلیغ ۲۸ مہینہ ۱۳۳۳ھ مطابق ۲۰ ماہ جمادی الاول ۱۳۳۵ھ سبکدوش فرمائے گئے۔ اور جناب مولوی سید محمد تقی صاحب نائب ناظم بافضال الہی و عواطف خسروی بعطاء ترقی عہدہ نظامت سے سرفراز فرمائے گئے تو اہلیان سرشتہ نے محسوس کیا کہ یہ سبکدوشی اور ترقی کی سرفرازی تا حد سرشتہ ربط و انقطاع کی بالکل پہلی نظیر ہے اور اس طرح انہیں رنج و مسرت کے دو متضاد جذبات سے دوچار ہونا پڑا جس سے وہ آج تک نا آشنا تھے۔ کیونکہ جناب نواب صاحب موصوف کے تعلق کا آغاز اس سرشتہ سے مرزا فیاض علیخان صاحب کے قہر سے ہوا ہے جس کے بعد آپ ضلع مہدک کی تعلقداری سے سرفراز ہوئے اور جب مسٹر ڈنلاپ پنڈت سے جو علاوہ صدر نظامت مال کے نظامت آبکاری کے فرایض بھی انجام دیتے تھے سبکدوش ہوئے تو آپ ۱۳۳۳ھ میں عہدہ نظامت سے سرفراز ہوئے۔

اسی تاریخ سے عہدہ نظامت تجدیداً جدا گانہ تصور کیا گیا اس طرح آپ اس
 سرشتہ کے پہلے ناظم ہیں۔ مگر چونکہ لمبا طمدت ملازمت احکام مچپن سالہ
 متعلق ہو چکے تھے۔ احتیاج سرشتہ کے نظر کرتے پیشگاہ ظل بھائی سے
 وقتاً فوقتاً آپ کو توسیع سرفراز فرمائی گئی حتیٰ کہ بارہویں توسیع اسفند ۱۳۳۶ھ
 کو ختم ہوئی اس طرح آپ اس سرشتہ کے تقریباً (۲۶) سالہ دیرینہ اور اساسی
 ملازم رہے۔ اس طویل عرصہ میں اپنی ممتاز خدمات سے متغہ امتیاز حاصل فرمایا
 تو اپنے اوصاف حمیدہ سے الہیان سرشتہ کے قلوب پر بھی حکمرانی فرماتے رہے
 حکمی وجہ سے ہر شخص کا یہ اعتقاد رہا کہ آپ ایک ظل ظلیل ہیں۔ گنجی توطبتہ
 اصلہا ثابت و فر عظمیٰ السّماء گو ہمارے قلوب ہمارا دوش نیاز اب بھی آپ کے
 بار عظمت اور غاشیہ امتثال سے سبکدوش نہیں بنے لیکن ایک ایسے سرشتہ
 کے لئے جسکی آنکھ کہیں کسی انقلاب کو نہ دیکھی ہو ایک عقیف النفس افسردیرینہ
 کی جدائی تا حد تعلقات خدمت مضطرب اور رنجور کرنے کے لئے بالکل کافی
 ہو سکتی ہے اور یقیناً ایسا ہی ہوا مگر ساتھ ہی ساتھ جب دور حاضرہ پر نظر
 ڈالی جاتی ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ تابعین سرشتہ کسی احساس تبدیلی کے
 قابل نہیں ہیں۔ کیونکہ جناب مولوی سید محمد تقی صاحب ناسب لطیف تھے
 تو اب جانشین لطیف ہیں اور یہ خصوصیت نہ صرف کرسی نظامت ہی سے
 منقص ہے بلکہ تعلقداری میدک میں بھی آپ جانشین رہ چکے ہیں۔ جس راہ

میمنت بار سے نواب صاحب موصوف کرسی نظامت پر جلوہ افروز ہوئے اسی
 راہ برکت آثار سے آپ بھی کرسی نیابت اور پھر عہدہ نظامت پر فائز ہوئے
 علیٰ ہذا آئندہ کے لئے بھی جو اصول جو مسلک نواب صاحب موصوف نے
 قائم فرمایا ہے آپ بھی اسی اصول اسی مسلک کے حامی ہیں اور بلحاظ اپنی
 اٹھارہ سالہ مدت ملازمت کے بیگانہ و نا آشنا نہیں رہے بلکہ افسردیرینہ
 کی حیثیت سے ^{چیز موضوع کی کسی اپنے عمل پر} وَضَعُ الشَّيْءِ عَلَى مَحَلِّهِ کے مصداق ثابت ہوئے۔ ایک چھوٹے
 مستاجر سے لیکر بڑے مستاجر تک اور ایک چپراسی سے لیکر گزٹیفڈ عہدہ دار
 تک ہر ایک کی رفتار و گفتار و شرافت و لیاقت و کارگزاری سے بطرح
 آپ واقف ہیں اسی طرح ضروریات سررشتہ پر بھی آپ حاوی ہیں قوانین
 حاضر احکام حاضر اصول کار حاضر تجربہ حاضر پس ہی ہیں وہ خصوصیات
 جنکی وجہ سے اہلیان سررشتہ اس قابل ہوئے کہ با اینہمہ اجتماع ضدین یعنی
 بتقابلہ رخ مسرت و اطمینان اپنے حقیقی جذبات کا اظہار کر سکیں جسکو ایک شاعر
 التخلص بہ ہلال نے جس خوبی کے ساتھ ادا کیا ہے اوس کے چند شعر بلحاظ موقع
 درج کرنا زیادہ مناسب ہوگا۔

یکے دل ہے دوزگی کی بیان جلوہ گر کی	حسرت بھی ہے کچھ اور مسرت بھی بہری ہے
دہن کرن بھی ہے۔ انجمن بھی ہے۔ اک ساتھ خوشی ہے	جو غور سے ثابت ہوئی وہ بات یہی ہے
ہے رخ جدائی کا۔ ترقی کی خوشی ہے	آنکھوں میں جو پانی ہے تو ہونٹوں پہ ہنسی ہے

غرض آپ کا وجود ہمارے لئے بیشک باعث مسرت اور خدا کی نعمت
 اور ہم بچھ وجوہ یہ کہنے کے لئے مجبور ہیں کہ ^{پیش قدمہ کی کن نعمتوں کو بیگانہ ہر} قَبَائِلُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ كَلَامُ مَاں چنانچہ
 اپنے جذبات عقیدت ماب کے اظہار کے لئے منجانب ملازمین سررشتہ بتایا
 ۱۱۔ اسفند ۱۳۳۲ء روز جمعہ سرپرستی جناب مولوی خواجہ محمد فیاض الدین تھانوی
 افتخدار آبکاری میدک جلسہ وداعی و خیر مقدم کی تقریب منائی گئی۔ کوئی نشر
 کوئی رباعی کوئی قصیدہ کوئی غمخس کوئی مسدس سنایا جو بجائے خود ایک ایک
 شہادت و تساویری و لسانی کی شان رکھتی ہے جسکے متعلق مقامی اخبار مشیر دکن
 مورخہ ۱۴ اسفند ۱۳۳۲ء مطابق ۱۲ رجب ۱۳۴۵ء روز دو شنبہ نے
 جن الفاظ میں درافتاشانی کی ہے وہ بجنسہ درج ذیل ہے۔

نواب لطیف یار جنگ بہا کا وداعی جلسہ بختون کیلئے ستون آمون بھی تھا

گزشتہ جمعہ کی شام کو راجہ پرتاب گیر جی کے پر قضا باغ میں سررشتہ آبکاری
 کے ملازمین کے جانب سے نواب لطیف یار جنگ بہادر (مولوی محمد عبداللطیف خان)
 صاحب کو جو حال میں قضا مت آبکاری سے وظیفہ پر علیحدہ ہوئے ہیں ایک
 پر تکلف وداعی پارٹی و میجی جس میں سررشتہ آبکاری کے ملازمین کے جانتے
 دیگر سررشتہ جات کے عہدہ داروں اور دیگر معززین کو بھی دعوت دی گئی تھی۔
 نواب لطیف یار جنگ بہادر سابق ناظم آبکاری کے علاوہ مولوی سید محمد تقی صاحب

موجودہ ناظم آبکاری بھی اس جلسہ میں موجود تھے۔ ملازمین سررشتہ آبکاری کے
 جانب سے نواب لطیف یار جنگ بہادر کی جدائی پر انتہائی بیخ وافسوس کا اظہار
 کیا گیا۔ آبکاری کے ناظم سابق اور ناظم حال نے مناسب موقع تقریریں کیں
 اس جلسہ میں جس کثرت کے ساتھ لوگ شریک تھے۔ اس کے عشر عشر بھی شمع
 اس قسم کے جلسوں میں جو عہدہ داروں کے آنے اور جانے کے اعزاز میں بیان
 اکثر و بیشتر ہوتے رہتے ہیں۔ کبھی دیکھنے میں نہیں آیا تھا۔ مجمع کی کثرت سے
 مادی اور عینی ثبوت اس بات کا ملوث تھا کہ نواب لطیف یار جنگ بہادر نہ صرف
 اپنے سررشتہ ہی میں بلکہ عام طور پر بھی بدرجہ غایت ہر دل عزیز تھے۔ اور یہ
 ہر دل عزیزی اور انکو انکے وسیع اخلاق متواضع طبیعت اور منکسرانہ مزاج کی وجہ
 سے حاصل ہوئی تھی یہاں کے اعلیٰ عہدہ داروں میں نواب لطیف یار جنگ بہادر
 خوش خلقی انکسار تواضع اور مردانگی گو یا تمثیل مجسم تھے۔ انکی نسبت عام طور
 پر یہ بات مشہور ہے کہ انکے ہاتھ سے انکے کسی ماتحت کو کبھی کوئی نقصان نہیں
 پہونچا۔ نقصان پہونچنا تو راجہ درکنار کبھی اس شکایت کے پیش آنے کا ہی موقع
 نہیں ملا کہ کسی سے ترش روی اور کج ادائیگی کے ساتھ پیش آئے ہوں۔ ان کے
 حلم اور ضبط کی یہ حالت تھی کہ جنکی خواہشیں یہ کسی مجبوری کے باعث پوری نہیں
 کر سکتے تھے۔ انہیں سے اکثر دل بٹے لوگ انکے منہ پر انہیں چلی کٹی مٹاتے
 تھے۔ اور انکی پیشانی پر بل تک نہیں آتا تھا۔ اور انکی طرف سے دل میں کینہ نہ بکھرتا

کبھی ان سے انتقام لینے کا خیال تک بھی اونکے دل میں نہیں گذرتا تھا۔ یہہ
 اوصاف تھے جنہوں نے ان کو سرشتہ متعلقہ کے اندر اور باہر ہر ولعزیز بیمار کہا
 تھا اور اب اونکے ملازمت سے ہٹنے پر عام طور پر لوگ اس قدر متاسف اور
 متاثر دیکھے جاتے ہیں کہ شاید ہی کبھی کسی عہدہ دار کے ہٹنے پر دیکھے گئے ہوں۔
 نواب لطیف یار جنگ بہادر کا یہ وداعی جلسہ گویا عام طور پر طبقہ عہدہ داران کیلئے
 سبق آموز تھا جس سے چشم بینا اور گوش شنوار کہنے والوں کو یہ درس مل رہا تھا کہ
 کسی بڑی خدمت پر پہونچکر انسان کو جامہ انسانیت سے باہر ہونا چاہیئے
 بلکہ ماتحتوں اور اہل غرض لوگوں کے ساتھ اسی طرح برتاؤ کرنے اور پیش آتے
 رہنا چاہیئے۔ جیسا ایک سمجھدار انسان کو دوسرے انسان سے کرنا چاہئے۔
 ملازمت اور عہدہ کسی کی آبائی میراث نہیں ہے ایک نہ ایک دن اسکا انتہاء
 لازمی اور ضروری ہے ایک عارضی اور ناپائدار چیز پر گھمنڈ کر کے اپنے ہم جنس کو
 نظر حقارت سے دیکھنا اور اپنے کو اون سے دور کنہینا قرین عقل و دانش
 نہیں ہے اگر نواب لطیف یار جنگ بہادر اپنے عروج اور رسیخ کے زمانہ میں
 ان اصول کو اپنا دستور العمل نہ بنائے رکھتے تو آج ان کو اس شان اور اعزاز کے
 ساتھ رخصت ہونا نصیب نہ ہوتا۔ بلکہ انکی علیحدگی کی خبر شکر لوگ نہ اچھا اثر قبول
 کرتے نہ بُرا یعنی نہ انہیں خوشی ہوتی نہ بچ بلکہ یہ ممکن تھا کہ خبکوان سے شکایت
 ہوتی وہ انکی علیحدگی پر اظہارِ بے بسی کے بدلے اظہارِ مسرت کرتے اور کہتے کہ خس کم

جہان پاک۔ پس جو عہدہ دار عامہ خلائق کے دلون پر عموماً اور اپنے واسطہ داروں
یعنے ماتحتوں اور اہل غرض لوگوں کے قلوب پر خصوص اپنی محبت اور عزت
اور وقوت کا سکہ بٹھانا چاہتے ہوں ان کو چاہیے کہ جو اصول مختصر طور پر اوپر
بیان کئے گئے ہیں ان پر نواب لطیف یار جنگ بہادر کی طرح کار بند ہونے کی
عادت ڈالیں۔

مازمین سررشتہ متعلقہ کے جلسہ وداعی و تہنیت کے بعد منجانب ریڈی
و دیالہ بورڈنگ ہسپرستی جناب مسٹر و نیکٹ راماریڈی صاحب کو توال بلدہ
بالطاف مہمانہ ایٹ ہوم سے شاد کام فرمایا گیا۔ اور متعدد مغز ہند و اصحاب
بدریہ تقریر اپنی اپنی خوش اعتقادی کا ثبوت دیا جس کے متعلق انگریزی اخبار
بلیٹین سکندر آباد نے جن الفاظ میں خوش بیانی سے کام لیا ہے اس کا ترجمہ درج
ذیل کیا جاتا ہے۔

ترجمہ اخبار بلیٹین سکندر آباد مورخہ ۱۸ جنوری ۱۹۲۷ء

گذشتہ شام میں ایک دلچسپ جلسہ نواب لطیف یار جنگ بہادر ناظم آبکاری
کے وظیفہ پر علحدگی کی تقریب میں ریڈی و دیالہ دارالاقامہ میں منعقد ہوا تھا
حاضرین میں ہندو اور مسلمان عہدہ دار۔ گتہ دار اور سستان کے راجہ صاحبان
کی خاصی تعداد تھی۔ آغاز جلسہ میں حاضرین کا نوٹو لیا گیا۔ مسٹر و نیکٹ راماریڈی

بیتاؤ فریاد
نہایت عجز و انجوس

کو تو ال بلدہ نے اپنی تقریر میں نواب صاحب بہادر کی جنہیں (۱۱) سال کی
توسیع کے بعد وظیفہ عطا فرمایا گیا ہے قابل تحسین خدمات اور کارگذاری کا تذکرہ
فرمایا۔ اور نواب صاحب بہادر کی ہر دفعہ بڑی۔ دیانت۔ وفاداری اور اپنے
فرائض منصبی سے گہری دلچسپی کی بڑی تعریف کی۔ اور توقع ظاہر فرمائی کہ نواب صاحب
کے جانشین مولوی سید محمد تقی صاحب جنہیں نواب صاحب کی ماتحتی میں کافی
عمر حاصل ہو چکا ہے اس منصب کے فرائض کو دیسی ہی دلچسپی و مستعدی
سے انجام دینگے اور ہر دفعہ بڑی حاصل فرمائینگے۔ اس کے بعد مولوی سید محمد
تقی صاحب نے فرمایا کہ وہ اور انکے ماتحتین جنہوں نے نواب صاحب کی ماتحتی
میں سررشتہ کی خدمت کی ہے۔ انہی اصول اور ڈگری پر چل رہے ہیں۔ جو
نواب صاحب نے قائم فرمایا ہے اور یہ کہ وہ اپنے فرائض باحسن الوجہ انجام
دینے میں کوئی دقیقہ اٹھا نہیں رکھینگے۔ نواب صاحب نے جواباً ایک مختصر تقریر
کی اور فرمایا کہ میں بانیان جلسہ کا شکر گزار ہوں کہ انہوں نے میری اس طرح
عزت افزائی فرمائی۔ اور فرمایا کہ جو کچھ بھی تھوڑا سا میں نے اپنے فرائض کے
انجام دینے میں کیا ہے اسکی تعریف کا ہرگز میں مستحق نہیں ہوں اور اپنے
اجاب سے ان منسوبہ حامد اور اوصاف کو سنکر جو مجھ میں نہیں ہیں۔ مجھے شرم
آتی ہے اور الا قاتلہ کے سنگ بنیاد کی تقریب کا حوالہ دیکر فرمایا کہ اس کی
کامیابی کا سہرا ان ہمدردوں کے سر ہے جنہوں نے اپنا نام ظاہر کرنا پسند

نہیں فرمایا۔ آخر میں مسٹر راجندر ناٹک بیاہٹ نے اپنی پر لطف طرز میں نواب صاحب اور حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔ راج صاحب ایس۔ ونیکٹ ریڈی نے بھی انگریزی میں تقریر کی اور دعا کی کہ نواب صاحب کی پیرہ سالی آرام اور راحت میں گزرے بعد نواب صاحب اور حاضرین کی تفکرات سے تواضع کی گئی۔

مذکورہ تقریب کے بعد مولوی سید محمد عثمان صاحب مہتمم فیون نے اپنے دو تہانہ پر دواغی اور تہنیتی مجلس ضیافت ترتیب دی اور مضمون تحریری کے ذریعہ جناب نواب لطیف یار جنگ بہادر کی دیرینہ خدمات اور کارگزاریوں کا اظہار کیا۔ علی ہذا معزز مستاجرین ڈسٹلرز بھی جو سرشتہ کے لائیکل جزا بنیادی ہیں بچ و مسرت کے جذبات سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے اور دواغی و تہنیتی ایٹ ہیج اور سپاس نامہ سے اپنی اپنی دلی عقیدت اور استفاضہ اور شکریہ کا اظہار فرمایا۔ اور تمیرے دن ڈن پارٹی سے اپنی مزید خوش اعتقادی کا ثبوت دیا۔ بعد ازاں عہدہ داران و عمال محکمہ تعلقہ داری میدک بھی جن کے ساتھ ہر دو نظماں سابق و حال کو بلحاظ اس تخصیص کے کہ یہی محکمہ ہر دو معززین کا زینہ ترقی رہا ہے۔ بذریعہ جلسہ تہنیت و دواغی و اشعار و مضامین اپنی عقیدت و خلوص کا اظہار فرمایا۔ اور دو وظائف تعلیمی ایک ایک مدت نصاب تعلیم دلی اسکول و کالج کے لئے دواغیے طلباء کو جو جو بلحاظ استطاعتی تعلیمی شوق و نصاب کی تکمیل سے تعلقہ ہون عطا کرنیکی عرض سے ہر دو معززین کی خدمت میں پیش کئے گئے جنہیں سے ایک سلطان طالب علم کو

اور دوسرا ہندو طالب علم کو دیا جائے گا۔ عہدہ داران و عمال محکمہ موصوف کا یہ پُر
 خلوص طریق عمل بمقابل دوسری تقاریب کے ایک قابل ترجیح خصوصیت سمجھی
 جانی چاہیے۔ علیٰ ہذا مولوی غلام احمد خان صاحب ملازم آبکاری ضلع عبوبہ نگر
 بھی اپنی عقیدت اور خلوص اور وفاداری سے پچاس روپیہ پیش کیا کہ ہر دو مغزین
 تظلم کی وداع و تہنیت کی یادگار میں دو غربا کی مدد کی جائے باین لحاظ خالص صاحب
 موصوف بھی قابل شکر و ستائش ہیں۔

مختصر یہ کہ بعد اختتام جملہ تقاریب تہنیت و وداعی مسٹر و نیٹ رامیا نیرو
 نندی کنڈی ایرا گوڑو مسٹر راج گوڑا ننگم پیٹ متاجران قدیم ضلع میدک نے اس خاکسار
 سے یہ فرمایا کہ ہم ہر دو ناظم صاحبان کی کسی تقریب میں شریک نہ ہو سکے اسلئے ہم ہمت
 تمام یہ مناسب خیال کرتے ہیں کہ اس وقت تک جس قدر نظم اور مضامین ہر دو مغزین
 کی شان میں پڑھے گئے ہیں ایک کارآمد چینیہ ہے اگر ایک جگہ سب جمع کئے جائیں
 تو مناسب ہو گا ہم اپنے جانب سے طبع کا انتظام کرتے ہیں آپ اگر مرتب کر دیں تو
 ہم مشکور ہونگے۔ برین بنار ہر دو متاجر صاحبان کے ہمراہ یہ خاکسار مولوی خواجہ محمد
 فیاض الدین خان صاحب تعلقہ دار آبکاری میدک کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور جہاں بہ صفا
 سے ہر دو متاجرین کی خواہش عرض کی جس پر جناب مدوح نے اظہار خوشنودی فرمایا اور
 ارشاد فرمایا کہ جب از روئے عقیدت و خلوص انکی ایسی خواہش ہے تو بالکل بجا ہے
 اور یہ بالکل درست ہے کہ جملہ مضامین اہل خلوص کے قلبی جذبات کا عکس ہیں۔ جو

متفرق اوراق میں منقسم ہو چکے ہیں اگر اونکی حفاظت نہ کی جائے تو چند روز بعد مفقود ہو جائینگے اسلئے یہ بہتر ہوگا کہ جملہ مضامین ایک کتاب کی شکل میں مروں گئے جائیں جو ایک پہلو سے واجب الاتباع یادگار ہے تو دوسرے پہلو سے واجب الاتباع نصیحت بھی ہے پس باین لحاظ چونکہ ہر دو مغز متاثر صاحبان کی یہ خواہش اور خباب موصوف کا یہ ارشاد حقیقی خلوص پر مبنی تھا۔ جسکی ثقیل علاوہ ارشاد کے ذاتی عقیدت مندی کے لحاظ سے بھی باعث فخر تھی۔ اسلئے بسر و چشم ثقیل کی گئی۔ لیکن قبل اسکے یہ معلوم کرنا زیادہ مناسب ہوگا کہ یادگار سے کیا مراد ہے اور اوس سے کس قسم کے نتائج مترتب ہوا کرتے ہیں۔

دافع ہو کہ۔ یادگار۔ نام ہی ایک شے یا فعل یا واقعہ کی عظمت کا جو اثر کرے انسان کے قلب پر ماضی یا حال یا مستقبل میں اور متحرک ہو ورنہ انسانی کا طرف تذکرہ اور مثل کے۔ اس کی دو قسم ہیں۔ ایک مستحسن۔ دوسری غیر مستحسن۔ مستحسن وہ ہے جو کماؤ کرے۔ انسان کو اوپر تذکرہ خیر اور رجحان خیر کے مثلاً کارنامہ نوشیروان و حاتم اور غیر مستحسن وہ ہے جو برعکس ہو مستحسن کا مثلاً کارنامہ چنگیز و نادور۔ اسی لئے اساطیر الاولین تاریخی یادگار میں صورت پذیر ہوئے تاکہ کارنامہ اسلاف اخلاف کے لئے ذاتی طور پر نغز اخذ قرار پانے کے باعث ہوں تو کم سے کم نقل و اخذ کی عاقلانہ تقلید سے بھٹکنے نہ دیں۔ غرض قسم اول خیر جاریہ اور قسم دوم شر جاریہ ہے۔ جب نیکیاں چالیں مومنین کی شہادت سے مصدق ہوں تو

موجب نجات ابدی ہیں۔ پس یہ کتاب جو مبالغہ سے خالی اور صداقت سے ملبوس ہے
 اور زاید از چالیس مومنین کی لسانی اور تحریری شہادت ہے نص قرآنی کتاب
 مَقْرُورٌ لَا يَشْهَدُ ۚ الْمَقْرُونُ ۚ كَأَصْحَابِ الْكَلْبِ الْمَشْجُونِ ۚ ^{بہر قرب فرشتے متعین ہیں۔} ^{بہر جو کہ اس کے}
 اَوْفَىٰ كِتَابِهِ ^{بہر کہ اس کا نام دیا جائے۔} ^{اور جو دہے اس کے لئے} بِمِثْلِ كِتَابِ رَبِّهِ ۚ ^{اور جو دہے اس کے لئے} ^{اور جو دہے اس کے لئے}
 مَا أَصْحَابُ الْكَلْبِ ^{اور جو دہے اس کے لئے} ^{اور جو دہے اس کے لئے} ^{اور جو دہے اس کے لئے} ^{اور جو دہے اس کے لئے}
 ہر دو محترم مخاطب الیہم کے لئے یادگار خیر ہے تو ہم بھی خواہوں گے لئے
 واجب التقليد راہ خیر ہے جن کے پاس کوئی چیز قابل بدل نہیں ہے اگر ہے
 تو صرف دعا و خیر ہے اور ہمیشہ کے لئے یہی زیبا ہوگا کہ ہم تذکرہ محاسن سے
 رطب اللسان رہیں۔ اس لئے اس کتاب کا نام بھی تذکرہ زیبا رکھا گیا جو ادب
 تاریخ بھی ہے اور لحاظ تسلسل حنبلی مضامین پر مشتمل ہے۔ ^{۳۵} جبکہ جناب مولوی
 خواجہ محمد فیاض الدنیا صاحب توفیق دار البکاری ضلع میرٹھ کی سترہ برستی کا فخر
 حاصل ہے۔

۱۔ محسن گذرانیدہ مولوی سید محمد مہدی عباس صاحب مہدی صیف دار محکمہ
 نظامت آبکاری مشمل بر اخلاق و مبارکباد۔

۲۔ مسدس گذرانیدہ مولوی احمد عبدالرحیم صاحب ہلال ملازم آبکاری
 مشعر بدیع و اخلاق و خیر مقدم۔

۳۔ تقریر پنجاب سرگنیش پر شاد منظم حکمہ نظامت آبکاری مٹی بر حال ذاتی و کار گذاری

جناب ابیطیف یار جنگ بہادر حسن انتخاب جناب مولوی سید محمد تقی صاحب۔

۴۔ قصیدہ منجانب مولوی محمد عبدالرحیم صاحب ہوش بردگار وظیفہ یاب
محکمہ نظامت آبکاری۔

۵۔ تقریر منجانب خاکسار سید شرف الدین انسپکٹر آبکاری محکمہ نظامت حسین
از روئے واقعات اخلاق و اوصاف کا ثبوت دیا گیا ہے۔ اور احادیث و نصوص
قرآنی سے استشہاد کیا گیا ہے۔

۶۔ قطعہ منجانب مولوی محمد عبدالصمد صاحب، علم صیغہ دار محکمہ نظامت آبکاری
شتمل براخلاق و تہنیت۔

۷۔ قصیدہ منجانب مولوی سید تہور حسین صاحب حکیم صیغہ دار محکمہ نظامت
آبکاری متضمن براوصاف و تہنیت۔

۸۔ قطعہ ایضاً

۹۔ قطعہ گذرانیدہ مولوی سید عسرت حسین صاحب عسرت صیغہ دار محکمہ
تعلقہ داری آبکاری بلکہ متضمن براوصاف و وداع و تہنیت۔

۱۰۔ ایضاً قطعہ در تہنیت ترقی۔

۱۱۔ ایضاً قطعہ تالیخ ترقی۔

۱۲۔ قصیدہ وداعی منجانب مولوی محمد عبدالرحیم صاحب شمس صیغہ دار محکمہ
تعلقہ داری آبکاری بلکہ۔

۱۳۔ ایضاً قطعہ تالیخ تہنیت و ترقی۔

۱۴۔ تقریر جوانی جناب نواب لطیف یار جنگ بہادر۔

۱۵۔ تقریر جوانی جناب مولوی سید محمد تقی صاحب۔

۱۶۔ سپاس نامہ مولوی سید محمد عثمان صاحب مہتمم انیون۔

۱۷۔ تقریر منجانب معزز مساجدین و ڈسٹریکٹ جبین جناب نواب لطیف یار جنگ بہادر۔

کی انتہک مساعی اور رقی توفیر اور مشکلات انتظامی میں ساتھ داری اور ہمدردی اور اخلاق کی تعریف کی گئی ہے۔ اور جناب مولوی سید محمد تقی صاحب کے حسن انتخاب اور قابلیت کار اور دیرینہ تجربہ کاری کا ذکر کر کے آپ کی جانشینی پر اظہار اعتماد و اطمینان کیا گیا ہے۔ اور آپ کے اخلاق کی نہایت حاوی الفاظ میں ترجمانی کی گئی ہے۔

۱۸۔ تقریر جوانی جناب نواب لطیف یار جنگ بہادر دام اقبالہ۔

۱۹۔ تقریر جناب مولوی سید محمد تقی صاحب ناظم آبکاری دام اقبالہ۔

۲۰۔ تقریر جناب مولوی خواجہ محمد فیاض الدتجان صاحب تعلقہ دار آبکاری

ضلع میدک جبین جناب نواب لطیف یار جنگ بہادر کے پانچ نفوس کے ساتھ آمادہ کار و کامیاب کارگزاری اور اوصاف حمیدہ اور آپ کے سچے جانشین جناب مولوی سید محمد تقی صاحب کے متعلق بزمانہ تعلقہ داری نمایان خدا اور آپ کے خلق پسندیدہ کا اعتراف کیا گیا ہے۔

۲۱۔ قطعہ منجانب سید غلام حیدر صاحب ملازم آبکاری تعلقہ داری میدک
متضمن بر تبریک و وداع۔

۲۲۔ جوابی تقریر جناب نواب لطیف یار جنگ بہادر۔

۲۳۔ جوابی تقریر جناب مولوی سید محمد تقی صاحب۔

۲۴۔ قطعہ تاریخ تہنیت ترقی منجانب مولوی سید مہدی حسین صاحب ماسہ
دفتر مہتممی حلقہ ناراین گوڑہ۔

۲۵۔ قطعہ تاریخ تہنیت ترقی و قطعہ دعائیہ منجانب مولوی میر علی حسین صاحب
طالب ملازم آبکاری حلقہ ناراین گوڑہ۔

۲۶۔ نظم تہنیت منجانب جوانان کارڈ حلقہ ناراین گوڑہ جو جناب سید
محمد تقی صاحب کے عہدہ جلیلہ نظامت پر فائز ہونے کے بعد حلقہ کی پہلی تنفیج کے
موقع پر پڑھی گئی۔

۲۷۔ قطعہ تاریخ تہنیت گذرانیدہ مولوی سید خادم حسین صاحب خادم ملازم
تعلقہ داری آبکاری بلدہ۔

۲۸۔ نظم در تہنیت گذرانیدہ مولوی غلام احمد صاحب مہر صیغہ دار عسکر
تعلقہ داری آبکاری ضلع میدک۔

۲۹۔ نظم در تہنیت گذرانیدہ مولوی حکیم غلام علی خان صاحب۔

۳۰۔ نظم در تاریخ تہنیت گذرانیدہ مولوی نور علی بیگ صاحب راجہ

اینها در دفتر تعلفداری آبکاری سمت گلبرگه -

کستبرین

سید شرف الدین انکیط محکمہ تطامت آبکاری سرکار عالی



مخمس یارِ کارِ وظیفہ یابی حُسنِ خدمتِ عالی مرتبتِ عالیجناب فیضِ آبِ نواب
لطیف یارِ جنگِ بہا ناظمِ آبکاری ممالکِ محروسہ سرکارِ عالی و تہنیتِ ترقیِ عالیجناب
مستغنی عنِ الاقارب مولوی سید محمد تقی صاحبِ ناناظم بر عہدِ نظامت
گزارانیدہ مولوی سید مہدی عباس صنامہدی صیغہ دارِ محکمہ
نظامتِ آبکاری

کچھ عجب طور سے اس مرتبہ آئی ہے بہار
کے بصدِ جوش ہے کاغذ پر قلم گوہرِ بار
مثلِ تصویرِ بینِ خاموشِ چین میں اشجار
قمریوں کی بھی مبدل ہوئی طرزِ گفتار
الفرضِ فکر کے طاری ہوئے سب پر آثار

پوچھا بلبل سے کہ اس بیچ کے کیا ہیں سنا
کینچ کر آؤ جگر دوز دیا اس نے جواب
باغبانِ جاتا ہے گلشن سے مبادل ہے کباب
بن گیا خونِ جگر میرے لئے آج شراب
شبِ غم کی چمن میں ہے ہر اک سو بوجہا

باغبان کون جو مدت سے رہا اپنا رینق
مہربانِ رحمِ دل و نیک شریف اور شفیق
ہے نگینہ وہ خزانہ کا درخشندہ عقیق
راضی جس سے گلِ بلبل ہے ایسا ہو خلیق

خیر خواہِ حاکم و محکوم کا سچا دیندار
گل و بلبل تو کجا و جدہ میں آیا ہر خار
سُن کے نالہ یہ گئے جہوئے ہر سوا شجار
کہو لی ایک سہ سے قمری نے بھی اپنی منقار
یہ بھی اک طرح کی ہے رحمتِ ربِ غفار

تجھ کو معلوم ہے محنت جو اٹھائی اس نے صیفہ کی آمدنی کیسی بڑائی اس نے
ملک کے واسطے سب عمر گنوائی اس نے دل میں مالک کے جگہ قدر سے پائی اس نے
اس کی خدمات کا سچ یہ ہے کہ شکل ہے شمار

کام پاتا رہا انجام بزدوی و ختاب سینہ بے کینہ ہمیشہ رہا و امثل کتاب
نہ تو خفگی ہوئی اس پر کبھی مالک کا عتاب نیک خدمات کے بدلے میں ملا کو خطاب
پیر و طیفہ بھی عطا شدہ نے کیا ایک ہزار

ایسے حالات میں لازم ہے کہ میں شکر خدا محنت شاقہ کے بعد اب آرام ملا
کیا یہ کم ہے شہ عثمان کی ہم سچ عطا لطف سے اس کا بدل دوسرا حاکم جو دیا
قدر دان کام کا امتحون کا سچا غمخوار

خلق ان میں ہے کرم ان میں شرف ان میں درد انہیں ہے رحم انہیں محبت انہیں
جبروت انہیں ہے سلوک انہیں ہی ہمت انہیں جوش اسلام ہے اور شان اخوت انہیں
یا خدا ان کا بڑ ہے اور بھی اعزاز و وقار

الغرض جمیع اوصاف ہیں یہ دونوں ہم جس قدر بھی میں کروں انکی سچ ہوگی وہ کم
میرے مدح رہیں دونوں جہان میں بے غم صحت و عافیت و خیر ہو ہمراہ ہر دم
کہہ دو مہدی سے پڑ ہے اپنے دھاکے اشہا

سُن کے یہ مردہ اچھل ہی پڑے مرغاجن غلغلہ ایسا ہوا گونج اوٹھاسب گلشن
ہم زبان ہو کے گئے کہنے اے یاران وطن بان دعا مانگو سلامت رہیں سلطان و کن

حکم ان کا ہوروان مثل نجوم سیار

اصف ساج پہلے پہلے اور آباد ہے چشم حاسد سے تحفظ میں سب ملاد رہے
صدر اعظم بھی ریاست کا سدا شاد رہے سلطنت کا ہو جو بدخواہ وہ برباد رہے

دنیا اور دین میں حامی ہوں رسولِ مختار

مدرسہ ترقی و تہذیب عالمیاب لطف یا جنگ بیاور ناظم آبکاری بوجہ علیحدگی بروظیفہ
حسن خدمت و خیر مقدم ترقی عالمیاب لوی سید محمد تقی صاحب نائب ناظم بر خدمت نظامت
آبکاری ملک سرکار عالی پیشکش۔ احمد علی رحیم ہلال ملازم آبکاری

اک نل ہے دوزنگی کی یہاں جلوہ گری ہے حسرت بھی ہے کچ اور مسرت بھی بہری ہے
دیکھ کر بھی ہر الجھن بھی ہو۔ اک ساتھ خوشی ہے جو غور سے ثابت ہوئی وہ بات یہی ہے

ہے رخ جدائی کا۔ ترقی کی خوشی ہے

آکھو نہیں جو پانی ہے تو ہونٹوں پہ ہنسی ہے

وہ افسردہ دیرینہ جدا ہوتا ہے ہم سے وہ خلق کا گنجینہ جدا ہوتا ہے ہم سے
وہ سینہ بے کینہ جدا ہوتا ہے ہم سے راحت وہ دیرینہ جدا ہوتا ہے ہم سے

جو منج الطاف۔ و عنایات۔ و کرم تھا۔

وہاں دل بیکس۔ و داروئے الم تھا

کیا کیا نہ ملا ہے ہمیں اس دستِ کرم سے کیا کیا نہیں پایا۔ قلم فیضِ رقم سے
محفوظ تھے۔ مامون تھے۔ ہم سچ و الم سے اس طور کے انسان ہی اس دوزین کم تھے

جو ڈوچتے تھے ناؤ لگائے وہ کنارے

بگڑوں کو بنایا کیا ناظم نے ہمارے

امت سے برتاؤ ہمیشہ کا تھا ایسا انساپ کا بچوں سے رہا کرتا ہے جیسا

بگڑے کوئی۔ چلے کوئی۔ پروا نہیں اصلاً غصہ میں کبھی ان کو تو آتے نہیں دیکھا

حاکم تھے یہ حکوم سے بڑھ کر محمل

ہے سینہ بے کینہ میں معصوم صفت دل

دنیا میں جو کچھ منزلت و شان ہے انکی عقبی میں فزون اس سے سرفرازیان ہوگی

پائیکے صلہ اس کا بیان اور دیاں بھی نیکی کبھی خالی نہیں جاتی ہے کسی کی

جس جا کر رہیں مطمئن و شاد رہیں یہ

اندوہ۔ و غم و رنج سے آزاد رہیں یہ

از فضل حق و لطف شہ خلق عجم صد شکر کہ ناظم شدی اے نائب ناظم

واللہ توئی نعم البدل۔ از بہر ملازم بے شبہ کہ این جائے بود بہر تو لازم

این عہدہ دلیشان مبارک تہو بادا

قرب شہ عثمان مبارک تہو بادا

حق جلوہ خورشید نمود است بافضال ظلمت کدہ بخت یہ بخت بہ اقبال

سما بان شد و ہرزہ رسیدت بہ اجلال قراں جات۔ دل ماتحت و عمال۔

اے آمدنت باعث درمان عجم

خوش آمدی خوش آمدی - دارا - وجمہ ما

ہر چشم کہ این چہرہ زیبا بے ترا دید
قربان شد و جام مے امید نوشید
بدست شدہ زیر قدمہائے تو غلطید
بروے نگہ لطف کین غیرت ناہید

اے ابیر کرم - مہر تو - مطلوب چمن را
از بدعت مے پاک کن این ملک و کن را

از دہن رسا و مد فکر ت - نادر
پتہ رول باز - از گل مہوہ - قوی قادر
این کار د از بہر تو - دشوار بظاہر
اے ہستی ذی قدرت - اے افسر راہ

یورپ کشد از زیر زمین - مضر فیہ موت
توجہ کن از برگ و شجر - این زرد چہر

از بڑی تیغ و دودم سینہ ہی و تار
بہل شدہ چہرہ - درین بزم خاری
تا کئے سیر باز را ردا - منظر خواری
از ہر دو غر ساز - اگر نیک شاری

برخیز و منشاے گور منت روان کن
نام است محمد تقی - پس تعوی عیان کن

ہزار ہلال آمدہ آن ناطم عادل
بر آمدنش با خدا جان - و تن - و دل
از بخت رسا آمدہ این حاکم باذل
از بہر ترقی - کمن - اندیشہ باطل

از آمدنت رفت ز دل - رنج و غم دہم
ناظم شدی اے پاک ادا - سال بگفتم
۱۳۳۸

تقریر بجانب سرگینیش پر شاؤ منظم حکمہ نظامت آبکاری مشتل بر حالات
ذاتی و نمایان خدمات سرکاری نواب لطیف یار جنگ بہادر
مغز حاضرین جلسہ۔ عہدہ داران و علم آبکاری کے لئے یہ پہلا موقع ہے کہ
اپنے پہلے افسر کو رخصت کرنے اور ان کے حقیقی اور سچے جانشین کا خیر مقدم کر کے
لئے جمع ہوئے ہیں۔

یون تو جملہ حاضرین جلسہ اور حیدر آباد کی پبلک ان ہر دو ہستیوں سے بخوبی
واقف ہے اور ان کے کار نمایان مثل آفتاب کے درخشان ہیں۔ تاہم ان کے خدمات
اخلاق۔ دیانت۔ شرافت اور ماتحت نوازی کا اظہار اگر ہماری جانب سے کیا
جاوے تو کفران نعمت ہے اسلئے مختصر اہر دو ممدوح کے حالات بیان کرنا ضروری ہے
نواب لطیف یار جنگ بہادر اوایل عمر میں اپنے والد مولوی محمد عبدالستار صاحب
مرحوم کے ساتھ جو پہلے سے مقیم حیدر آباد تھے آئے تھے اور بغرض تکمیل تعلیم مدرسہ
دارالعلوم میں ببطائے وظیفہ تعلیمی شریک ہوئے۔ مدرسہ دارالعلوم اس زمانہ میں
یونیورسٹی کا کام انجام دیتا تھا۔ منشی اور خانجہ تعلیم کی ڈگریاں اس مدرسہ سے دی جاتی
تھیں۔ آپ نے تعلیم المعلمین کی آخری ڈگری اسی مدرسہ سے حاصل کی۔ بعد فرغ
تعلیم آپ کا ابتدائی تقریر نواب سالار جنگ بہادر اولیٰ نے دفتر صدر محاسبی میں فرمایا۔
تقریباً سال تک آپ نے دفتر صدر محاسبی میں کام کیا۔ اور اپنی لیاقت اور دیانت
کی وجہ سے ترقی پاتے رہے۔ اسکے بعد آپ کی ترقی معتمدی مالگزار میاں ہوئی۔ اور

صیغہ راز اور صیغہ نقدیات کے علاوہ آپ متعدد وقت کی پیشی اور پیشگاہ سرکاری میں دریا
واسطہ کار کی حیثیت سے اپنا متعلقہ کام انجام دیتے رہے اسکے علاوہ دفتر مالگزار
کی اصلاح کا کام بھی آپکے تفویض ہوا تھا جسکو آپ نے باحسن الوجہ انجام دیا۔

سرکاری فرائض کے علاوہ آپ نے امتحان عہدہ داران مال بدرجہ اعلیٰ اور دکالت
درجہ اول کا امتحان بھی کامیاب کیا۔ اسکے بعد آپ کو خدمت تحصیلداری پر ترقی دی گئی۔
اور آپ کی تیناٹی تعلقہ کلگور برہونی سمت تلنگانہ میں تعلقہ کلگور پہلا تعلقہ تھا۔
جہاں بندوبست ہوا تھا اور بندوبست کی رو سے اس تعلقہ کی جمعندی ہوئی تھی۔
تین تحصیلدار پے درپے اس تعلقہ پر مامور ہوئے کہ عمل بندوبست کے لحاظ سے اس
تعلقہ کی جمعندی کریں مگر ان کو ناکامیابی ہوئی۔ اور مجبوراً انکے تبادلے ہوتے گئے۔
نواب لطیف یار جنگ بہادر چوتھے تحصیلدار تھے جو اس کام پر مامور ہوئے تھے۔
آپکے سامنے بھی اہل عمل نے بندوبست کے ناقابل عمل فقرات کو پیش کر کے مثل اونکے
پیشروں کے سراسیمہ کرنے کی فکر کی۔ مگر آپ نے قواعد بندوبست کو اچھی طرح سے سمجھ کر
وہ کل سے حل کر دئے اور تعلقہ کلگور کی پہلی جمعندی باصول بندوبست ختم کر دی اول
تعلقہ دار صاحب وقت اور مولوی سید سراج الحسن صاحب الخاطبت نواب میر یار جنگ
بہادر صوبہ دار وقت کی عمدہ رپورٹ پر آپکے اس کام پر حکمہ سرکار سے اظہار خوشنودی فرمایا
گیا اور مسٹر ٹنلاپ متعدد وقت نے خاص طور پر آپکے عمل جمعندی اور نشست انتظامات
بندوبست جدید پر عجز خوش ہوئے۔ اور یہی پہلا موقع تھا کہ مسٹر ٹنلاپ کو آپ کی ریاست

اور کارگزاری سے راتف ہونیکا اتفاق ہوا۔ آپکے غیر معمولی کاموں کو جانچنے اور سمجھنے کا موقع نواب عزیز جنگ بہادر کو بھی جواسوقت مدوکار مالگزاری تھے ملا تھا۔ اس لئے جب نواب صاحب موصوف ہزمانہ مدارالمہامی نواب وقار الامرا بہادر پائیگاہ وقار الامرا میں منتقل ہوئے تو نواب لطیف یار جنگ بہادر کو بھی اپنی مدوکاری کے لئے منتخب فرمایا جان آپ علاوہ مدوکاری معتمد کے صدر تعلقداری اور رکنیت عدالت محکمہ مجلس اسطح تین خدمات کا گرانبار کام انجام دیتے تھے۔ آپ نے اپنے زمانہ تعلقداری میں تعلقات تہنمورہ۔ وقار آباد اور ناراین کہٹرو کا تفصیلی دورہ کیا اور ہر تعلقہ کی توفیر آمدنی کے وسائل ہم پہونچائے۔ پائیگاہ کے اکثر مواضعات کا رقبہ بہت کم تھا اور رعایا پائیگاہ کو بچرائی کے لئے زمینات کی قلت تھی۔ آپ نے سرکار عالی کے ملحقہ مواضعات کی زمینا کا پٹہ بجانب پائیگاہ حاصل کر کے رعایا کی ضروریات کو پورا کیا۔ آبپاشی کے ذرائع درست کرائے اور جدید قواعد بندوبست کا عمل ان تعلقات میں جاری کیا جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ ان تعلقات کی آمدنی ان اصلاحات اور انتظام کی وجہ سے تقریباً پچاس فیصدی بڑھ گئی۔ آپکا چلایا ہوا انتظام آج تک باقی و برقرار ہے۔ تعلقہ ناراین کہٹرو میں ڈاک کی وارداتیں زیادہ ہوتی تھیں۔ اہل افغان جو وہاں رہتے تھے وہی اسکے بانی تھے۔ آپنے وہاں رکھرا اسکا انسداد کیا اور کئی بد معاشوں کو سخت سزائیں دیں جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ اس تعلقہ میں امن قائم ہو گیا۔ بہر حال خوش نظمی اصلاحات جدید و مرست ذرائع آبپاشی کی وجہ سے آپکے زمانہ تعلقداری میں آمدنی پائیگاہ میں بحد اضافہ ہو گیا۔ جب نواب

سروکارا لامر اسباب خدمت مدارالمہامی سے مستغنی ہوئے اور سرکار عالی سے مستعار لئے ہوئے
 عمدہ داروں کو واپس کر دیا تو آپ پر سررشتہ ال میں عود کر گئے اور مسٹر ٹوناپ کی ماتحتی
 میں تشریف لائے جنکو پہلے ہی سے آپکی لیاقت و کارگزاری کا علم تھا۔ جب آپکی واپسی
 اور نمایان خدمات کا ذکر آیا تو مسٹر موصوف کی یاد تازہ ہو گئی کہ یہی عبد اللطیف خاں صاحب
 ہیں جنہوں نے تعلقہ کلنگور کی پہلی جمعندی ختم کی تھی تو آپ کے متعلق مسٹر موصوف نے
 نہایت عمدہ خیالات کا اظہار کیا یہی وجہ تھی کہ علاقہ دیوانی میں واپس ہونیکے بعد گو
 آپ کو اپنی مستقل خدمت تحصیلداری پر جانا چاہیے تھا مگر اس زمانہ میں نواب فیاض علی خان
 صاحب تہدار آبکاری کے معاملات پر بوجہ بقایا سرکاری نگرانی ہو رہی تھی۔ اسلئے جب
 انتخاب مسٹر ٹوناپ نواب مقتدر الدولہ بہادر و راجہ مرید بہادر صاحب اراکین مجلس االگداری
 منظوری عاجیاب ہمارا راجہ سرکشن پر شاد بہادر میں اسلطنہ مدارالمہام وقت تین تحصیلداروں کا
 تقریر بحیثیت اپنل سوم تعلقہ دار چار اضلاع پر عمل میں آیا۔

ضلع میدک نواب لطیف یار جنگ بہادر کے سپرد کیا گیا۔ اضلاع محبوب نگر، کلنگور
 شریف۔ ننگور، راجپور و کپل پر دوسرے اصحاب مامور ہوئے اور ان اضلاع کی آمدنی
 آبکاری سرکاری نگرانی میں وصول ہو کر داخل سرکار ہونے لگی۔

ان جملہ اضلاع میں ضلع میدک کا ہی کام قابل اطمینان طریقہ پر انجام پایا۔ ضلع
 میدک کی آمدنی سے نہ صرف ضلع میدک ہی کا بقایا ادا ہوا۔ بلکہ دوسرے اضلاع کے بقایا میں
 بھی تقریباً دو لاکھ روپیہ ضلع میدک سے ادا کئے گئے۔

جب نواب مرزا فیاض علی خان صاحب کی مدت مشاہری ختم ہو چکی تو دوسرا ضلع
 تو تہد پر آتا دے گئے مگر ضلع میدک کا امالی انتظام منجانب سرکار نواب لطیف یار جنگ
 نے فرمایا۔ مسٹر ٹنلاپ کو آپ کے کاموں پر بہرہ رسہ تھا۔ جب ضلع میدک کا امالی انتظام کر کے
 آپ نے تختہ مجبات بفرض منظوری پیش کئے تو مسٹر ٹنلاپ کو حیرت ہو گئی المضاعف رقم پر
 انتظام مہا تھا۔ مسٹر ٹنلاپ نے امالی انتظام کی منظوری دینے سے قبل عہدہ داران مال سے
 اسکے متعلق مشورہ کیا مگر عہدہ داران مال نے انتظام امالی کے خلاف مشورہ دیا اور یہ ظاہر
 کیا کہ اس قدر کثیر رقم پر جو معاملات دئے گئے ہیں وہ ہرگز چل نہ سکیں گے اور رقم باقی بچائی
 اور گورنمنٹ کو پہنچایا کہ مشکلات میں مبتلا ہونا پڑے گا۔ مگر مسٹر ٹنلاپ کو نواب لطیف یار جنگ
 پر پورا بہرہ رسہ تھا اور باوجود مخالفت عہدہ داران مال انہوں نے انتظام امالی کی منظوری
 پیش گاہ سرکار سے حاصل کر لی۔

ایک سال کے بعد ضلع میدک کی وصولیاتی آبکاری مضدہ ضلع جب مسٹر ٹنلاپ کے
 ملاحظہ میں پیش ہوئی جس میں کچھ پائیوں کا بقایا تھا تو مسٹر ٹنلاپ کی خوشی کی کوئی انتہا
 نہ رہی اور وہ بالا اعلان نواب لطیف یار جنگ بہادر کی تعریف کرنے لگے اور اسی تاریخ
 سے نواب لطیف یار جنگ بہادر پر پورا اعتماد ہو گیا۔ اور صاف ظاہر کر دیا کہ آبکاری کی
 اصلاحات میں مدد دینے کیلئے مجھے جیسے شخص کی ضرورت تھی وہ مل گیا۔ چنانچہ فوراً انہوں نے
 آئندہ اصلاحات کا خاکہ بشورہ نواب لطیف یار جنگ بہادر تیار کر لیا اور اسکو عملی جامہ
 پہنانے کی طرف متوجہ ہو گئے۔

۱۳۱۲ء میں جو وقت کہ یہ خاک تیار ہوا تھا آبکاری کی آمدنی (میں سے) تھی۔
 اصلاحات جو پیش نظر تھے انہیں اہم کام۔ مسدودی پاٹ بٹیاں۔ تعمیر و تیاری ڈسٹرکٹ
 حلقہ منتقلی موروثی بٹیاں بلکہ درحلقہ۔ انداز رقابت۔ منتقلی معاملات شراب، افیون و
 گانجہ۔ جاگیرات۔ تشخیص معاوضہ جاگیرات۔ منتقلی معاملات صرف خاص و پابانگاہ۔ قرارداد
 محصول مسکرات و اجرائی مینیم گیارنٹی سٹم و فین نچ ٹیوک و چلر فروشی کا تھا۔
 اسکی تعمیل میں جبکہ اول ضلع اطراف بلکہ کی آبکاری علاقہ دیوانی میں بائع حکم
 خداوندی منتقل ہوئی اور یہ علاقہ بغرض انتظام نواب لطیف یار جنگ بہادر کے تفویض ہوا۔
 اسکے بعد گانجہ کا جدید انتظام آپکے تفویض ہوا۔ گانجہ جو مثل بیابی ترکاری کے
 ملک میں پیدا ہوتا تھا۔ اسکے کاشت کی مانعت کی گئی اور گانجہ پر محصول قائم ہوا۔ اور
 سرکاری نگرانی میں گانجہ محدود رقبہ میں کاشت ہونے لگا۔ یہ جملہ انتظامات نواب لطیف
 یار جنگ بہادر نے بطور ابتدائی فرمائے۔ اسکے بعد سکندر آباد و بلارم کنٹونمنٹ کا انتظام
 آپکے تفویض ہوا۔ آپنے موضع بموضع دورہ کر کے حلقہ سکندر آباد کے موجودہ رقبہ کو دس
 میل تک وسعت دی اور جو رقابتی مواضع تھے اوسمیں شال کئے جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ
 آمدنی کنٹونمنٹ میں خاطر خواہ ترقی ہونے لگی جو رقابت کی وجہ سے بند تھی۔

الحاصل ۱۳۱۲ء سے مشرڈ ٹاپ کی ماتحتی میں اصلاحات و ترقیات آبکاری کا
 کام آپکے ہاتھ میں آغاز ہوا۔ اور انہیں کارگزار یون اور مفید نتائج کا اعتراف کرتے ہوئے
 مشرڈ ٹاپ اور مشرڈ گلاسنی نے کمشنر آبکاری کا جدید عہدہ قائم کرنے اور اس پر آپ کے

تقریر کی سفارش فرمائی۔ جبکو بارگاہ خسروی سے شرف منظوری حاصل ہوا۔

باختی مسٹر ڈنلاپ جو کام ہوئے تھے انکے علاوہ آپکے زراعت نظامت میں جہاں

اصلاحات ہوئے ہیں وہ مختصراً یہاں بیان کئے جاتے ہیں۔

(۱) انداد خفیفہ کشیدہ شراب خفیفہ کاشت گانجہ اور معاملات آبکاری کی حفاظت کیلئے عملہ آبکاری کا تقرراً ضلع میں ہوا۔

(۲) آبکاری بلدہ کے حدود کی توسیع اور صیفہ سیندری کی تنظیم کی گئی۔

(۳) جملہ اضلاع کے پاٹ بھیات کی سدودی کی تکمیل کی گئی۔ اور شراب کی مانا پری قائم ہو گئی

(۴) ممالک محروسہ سرکار عالی کے کل مدد خانجات برخواست کر دیئے گئے اور انیوں کا تہدی انتظام برخواست کر کے جدید طریقہ ایجنسی کا نافذ کیا گیا اور گودام سرکاری قائم کیا گیا۔

غیر اہم اور فروری اصلاحات مثلاً کمی دوکانات ونگرانی حل و نقل و در آمد برآمد اشیا ریشی وغیرہ اس کثرت سے ہوئے ہیں کہ ان کا بیان کرنا موجب طوالت ہے۔

بہر حال اشیا ریشی کے استعمال میں کمی کرنے کے جبقدر نڈلیر تھے وہ اختیار کئے

گئے جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ شراب سیدھی گانجہ اور انیوں کا خچ ممالک محروسہ سرکار عالی میں کم ہو گیا اور آمدنی بجائے ~~مدد~~ کے ~~مدد~~ سالانہ تک پہنچ گئی۔

یہی مقصد گورنمنٹ کا تھا جسکی تکمیل تبذیر آپکے زراعت نظامت میں ہوئی ہے۔

آپکی محنت۔ لیاقت۔ دیانت۔ معاملہ فہمی۔ خوش قلمی و تجربہ کاری کی وجہ سے بھراجم خسروانہ (سما) ماہانہ الاونس بصلہ کارگزاری خاص علاوہ سخاوت خدمت کے عطا فرمایا گیا۔

جیسا کہ مشرڈ نواب صدر ناظم مال کے سبکدوش ہونے پر شر آ بکاری کی باگ
انہیں کے انتخاب پر ان کے شریک اور مشیر نواب لطیف یار جنگ دہا کے ہاتھوں غلجہ
طل بجائی نے دی تھی اسی طرح سے آقائے نامدار نے نواب لطیف یار جنگ بہادر کی
جانشینی کیلئے ان کے نائب کا انتخاب فرمایا ہے جو صحیح معنوں میں جانشینی کے قابل ہیں۔
تب تقریباً عا مینجا نواب لطیف یار جنگ دہا ناظم آ بکاری بوجہ علیحدگی بطبعہ
حسن خدمت وغیرہ مقدم ترقی عا مینجا مے لوی سید محمد تقی صاحب نائب ناظم بر خدمت
نظامت آ بکاری ملک سرکار عالی

گذرا نیدہ مولوی محمد عبدالرحیم صاحب بن مدوکار محکمہ نظامت آ بکاری

نخت دل ہے در وقت سے تپان	ساقیا ہے باوہ احمد کہان
طیش میں ہو عیش کا سامان ضرور	یاد ہے نیزنگ دور آسمان
یہ جا ہے رنگ بزم رنج و عیش	وے داموم بہر کے جام انخوان
فرط غم کا ہے اگر دل پراثر	مردہ تازہ سے ہے دل شادان
یعنے اک دیرینہ ناظم کو ہوا	حسن خدمت کا وظیفہ شایگان
اونکے نائب ہو گئے اونکی جگہ	مہربان وہ تھے تو یہ ہیں قدردان
رحم اونکا دل نشین ان کا کرم	دکھہ میں وہ غمخوار تھے یہ مہربان
جو ہے ان دونوں کا خیر اندیش ہے	تر زبان ہے وصف میں اور مدح خواں
نامور وہ تھے تو یہ ہیں کامگار	قاف سے تاقاف مشہور زمان

گھر بے آباد دائم خوش رہیں یا خدا ہوا نہ فضل بیکران

گود عا پر ہو چکا خستم سخن پر نہ کچھ افشا ہوا امر نہان

غیر مقدم کس کا ہے ککی وداع کون سی صنعت ہو کسا ہویا بیان

ہو شو کیوں کہتے نہیں ہو مضافا صنعت تو شیخ میں ہے نام و نشان

مصرع اولیٰ میں ہے او کا خطاب ہے جدائی جن کی ہم سب پر گران

مصرع ثانی کا حرف اولین جان نشین کا نام کرتا ہے عیان

تقریر نجات کا سار سید شرف الدین انیسویں محکمہ نظامت آبکاری متضمن حقیقت

اخلاق و حسن اخلاق جناب اب لطیف یار جنگ بہا و جناب مولیٰ سید محمد تقی صاحب

جسمین واقعات اور احادیث اور نصوص قرآنی سے تشبہا و کیا گیا ہے

میں عاجیاب نواب لطیف یار جنگ بہا کے اوصاف حمیدہ اور حسن اخلاق کی متعلق

اور آپ کے ممتاز جانشین مولیٰ سید محمد تقی صاحب کے حسن اخلاق کے متعلق مختصر طور پر کچھ عرض کرنا چاہتا

ہوں لیکن قبل اسکے کہ ہر دو مغزین کی شان میں زبان کشائی کی جائے یہ عرض کرنا ضروری ہے

کہ انسان کو اپنے دو روز زندگی میں بلحاظ طبی و بلندی تہذیب نفس اور مکارم اخلاق کی تکمیل کیلئے

کس قسم کے موانع سے مقابلہ کرنا پڑتا ہے اور مکارم اخلاق سے کیا مراد ہے اور جناب نواب

لطیف یار جنگ بہا نے اس شوار گہائی کے عبور کرنا نہیں کس حد تک کامیابی حاصل کی ہے

یہ ظاہر ہے کہ بقتضائے مشیت الہی انسان کی تین مختلف حالات ہو کر تھیں پہن کوئی فتاح

اور مغس کوئی متوسط الحال کوئی مرفہ الحال صاحب دولت صاحب حکومت اور متوسط الحال

کو ہوا دھوس نفس کا اتنا خوف نہیں ہوتا جتنا کہ اول الامر اور آخر الامر کے متلا خوف و خطر
 کرتا ہے۔ نفس قرآنی اَعْلَمُوا أَنَّمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَطَهَّرَ نَفْسَانِيَةَ وَتَقَا حُرْمَ بَيْتِكُمْ وَبَيْتِكُمْ
 تَرَفِّي الْأَمْوَالِ وَالْأَوْلَادِ سے ظاہر ہے کہ لہو لعل و مزین و زینت اموال و دوسرے کے مقابلہ میں
 تفاخر اور کثرت اموال اور کثرت اولاد کا نام دنیوی حیات ہو جب ایک محتاج اپنی ہی نوع انسانی کے
 ایک فرد کو جمع لازم حیات دنیوی سے بہرہ اندوز پاتا ہے تو خود بھی تاج ہوس ہو کر فقدان اسباب
 کا لحاظ کئے بغیر اس دنیوی مزاج کے حاصل کرنیکی متنا اور ناکام کوشش کرتا ہے اور فحاشات نفس
 اور صبر و شکر اور مرکز قناعت سے متجاوز ہو کر حرام شرعی قانونی کا متکبر ہو جاتا ہے اور اسطرح
 اضطراب اور آفات نفس میں مبتلا ہو کر موجب خذلان ہو جاتا ہے اور جب انسان ترفہ اور
 دولت سے بہرہ ور ہوتا ہے تو اسکو ہر قدم پر بغزش اور تسلط نفس کا سخت خطرہ لگا رہتا ہے
 کیونکہ دولت کا مقتضا غرور ہے اور غرور عظمت نفس کی ایک شان اخفامی ہے جو ضلالت
 ابلی و استکبار کے جانب ہنائی کرتی ہے اور جیت لے لیتا ہے حکومت بھی حاصل ہو تو انسان کا
 وجود خاص طور پر منبع قدرت اور مرجع خلق ہو جاتا ہے کیونکہ حکومت نام ہے ایک طاقت اعلیٰ کا
 جو ایک قوم اور گروہ کو اپنے دستور پر اکٹھے کر سکے اور جیسا کہ نفس قرآنی اَلنَّاسُ لِلَّهِ يَاجْزِلُ الْكَلْبِ
 سے ظاہر ہے خدائی طاقت کے بعد اعلیٰ لامتناہی ایک ایسی طاقت ہے جسکے مقابلہ میں سر تسلیم خم کرنا
 ضروری ہے اسلئے جب یہ دو قوتیں نفس انسان میں جمع ہو جاتی ہیں تو اعتدال اور انقباض نفس اور
 داعی توازن بحال رکھنا مشکل ہو جاتا ہے اور نفس انسان شکنجہ اعتنا سے آزاد ہو کر امتیاز خیر و شر
 کی قوت سلب ہو جاتی ہے جسکا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ انسان بتدریج متلا مشبہات ہوتا ہے اور مشبہات

مخلک کردات مین اور مکروہات مخلک محرمات مین اور محرمات مخلک کفران مین مبتلا ہو جاتا ہے عرض
یہ منزل انسان کیلئے مارا امتحان ہے اسلئے کہا گیا ہے کہ ۵۰ بارہ نوشیدن و ہوشیار شدن سہل است
گر بدولت برسی مست نگر دی مروی ۱۰ اور حب انسان ان محسوسات باطلہ اور ہیجان نفس پر غالب
آ جاتا ہے تو بتقاضا فطرت مصدر خیر ہو جاتا ہے کیونکہ انسان فطرۃً خیر محض ہے اور فطرۃ اللہ جیسا کہ
فرمایا ہے لَا تَبْدِیْ تَخْلُقِ اللّٰهُ پاک ترین اور ناقابل تبدیل چیز ہے جس پر خدا نے انسان کو پیدا کیا
۱۱ این لحاظ حب انسان سیاق فطرت کے تابع ہوتا ہے تو باراد عقل سلیم اپنی سرشت کے جانب جمع
کرتا ہے جسکی توضیح اسطرح پر کی گئی ہے کہ لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ یعنی ہم نے
انسان کو بہترین سرشت کا پیدا کیا ہے پس اس مقام میں اگر عرفان نفس حاصل ہوتا ہے اور غور
نفس سے آزاد ہو کر با تکلف فعال محمود صادر ہوتے ہیں اور منبع اخلاق بن جاتا ہے جسکی وجہ سے انسان
عین انسان اور انسان عین ہو جاتا ہے لیکن حقیقت اخلاق کیا ہے اسکی تعبیر عرف مام میں بہت
کمزور درجہ میں کی جاتی ہے حالانکہ یہ نہتر اجزاء ۱۱ بیان کے بجمہ کئی اجزاء کی جامع ہے واضح ہو کہ اخلاق
کی دو قسم ہیں ایک خلقی دوسری اکتسابی۔ خلقی وہ ہے جو بدن کسب محض باقتضائزات و ترکیب
انسانی پیدا ہوں اور اکتسابی وہ ہے جو طلبِ تعلیم اور صحبت حاصل ہوں۔ قسم اول فضیلت خاص اور
خیر محض ہے اور قسم دوم مختلط ہے جو زوال اور اختلال سے خالی نہیں اور ہر خلقی کی تین قسم ہیں
متماثل جیسے عفو و رحم متقابل جیسے عفو و انتقام متضاد جیسے علم و غضب جو متماثل ہیں وہ عین محاسن
ہیں اور جو متقابل ہیں وہ عظمت انسانی اور قوت بشری کے بحال رکھنے کیلئے لازمی ہیں اور
جو متضاد ہیں وہ غلط استعمال کی وجہ سے محاسن کے ضد ضرر ہیں لیکن ان کا موضع صدور بصیرت

نہیں ہے بلکہ اوامر کا اہتمام اور نواہی کا انتظام اور اندفاع آلام وابستہ ہے انسان کی خاصیت
یہ ہے کہ صلاحیت معصیت معدوم ہو غیروہات نفس سے تعلق بحال رہے اور تمام حوائج بشری بدستور
بانی رہیں لیکن بہ قوت ثبات عقل سلیم اور معرفت کو جو ارض پر غالب کہے اور مرکز اعتدال سے
زبٹے اسی اصول پر اخلاق کی تعریف یہ لگینی ہے کہ اخلاق نام ہے اوس اندرونی حالت کا جو ہر امر کو
و غیر مکرہ کے مقابلہ میں عقل سلیم اور وقار نفس کے جانب ہیری کرے اور دوسری تعریف یہ ہے کہ
خلق کسی ہو یا خلقی ایک ملک ہے جس سے افعال محمودہ صادر ہوں اور تکلف کی ضرورت نہ ہو
خلق عظیم نام ہے توسط اور اعتدال حقیقی کا ان تمام صفات میں جو اقتضائے انسان میں پیدائی گئی
ہیں اور ان افعال میں جو اکتساباً حاصل کئے جائیں۔ جناب صدیقہ رضی سے بحوالہ نص قرآنی
﴿لَقَدْ خَلَقْنَا عَظِيمًا﴾ جو فات دو عالم کی شان میں نازل ہوئی ہے یہ پوچھا گیا کہ اس آیت
میں آپ کی خلق عظیم سے کیا مراد ہے آپ جواب دین کہ خلق آپ کا قرآن تھا۔ یعنی حقانیت قرآنی
اور حقیقت اخلاق محمدی کا حاصل ایک ہی ہے چنانچہ آپ نے ارشاد فرمایا کہ بُعِثْتُ لِنَبِيٍّ
مَكَارِمِ الْأَخْلَاقِ بقول حضرت سہل شتری کمترین مرتبہ حسن خلق کا یہ ہے کہ جفا خلق کا متحمل ہو
اور انتقام ترک کرے اور ظالم کے لئے استغفار اور اس پر شفقت کرے۔

پس قاین تہذیب نفس مکارم اخلاق کی اس مختصر تشریح کے بعد یہ بتانا مقصود ہے کہ
خدا نے عاصم نواب لطیف یار جنگ بہادر کے خوش لیاقت اقبال اولاد سعید عطا
اور اللہ نعل بند نے دولت حکومت اور عزت خطا سے سرفراز فرمایا۔ با این ہمہ متابع غور آپ نے
جس کسر نفسی اور خلقی اخلاق کا ثبوت دیا اور اسلئے الخلق اقدام الحق لے جن اوصاف سے

یا فرمایا۔ او کی مختصر تفصیل یہ ہے۔ منکسر۔ منبج جو دو سخا۔ سرچشمہ رحم و کرم۔ حاجت روا معفو پسند۔ قادر الغضب سراپا علم گنجینہ انماض تارک لانتقام بخندہ روحوش طبع خوش کلام۔
حاکم القلم قادر الکلام۔ واضح ہو کہ جنابے الا کے یہ اوصاف اس قابل نہیں ہیں کہ صرف ضبط
انفاذ کی حد تک ہی محدود رکھے جائیں بلکہ یہ تطابق واقعات اس کا ثبوت پیش کرنا زیادہ
مناسب ہو گا تا کہ معزز سامعین خود موازنہ فرالین کہ جناب موصوف کے مبینہ اخلاق بمالو سے
خالی ہیں یا بالکل یہ حقیقت پر مبنی ہیں۔

(۱) باوجود قدرت اور عزت و کمند کے آپ ہمیشہ انکسار اور سادگی پسند رہے خورش اور
پوش میں تک ^{وَأَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ} اور ^{لَا يَمَسُّهُ الْفُتُورُ خَلَّاهُ خَيْرٌ} کے مصداق کہ
غرض جمیع حوائج نفس کی حد تک ^{وَمَا أَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِينَ} سے تجاوز کرنا موجب شغاش تصور
فرماتے رہے۔

(۲) آپ کی جو دو سخا کا یہ حال ہے کہ متعدد غربا ہمیشہ سیر چشمی کے ساتھ مستفیض ہوتے رہے لیکن
استقدار انفا کے ساتھ کہ غالباً اہل بیت تک بے خبر ہیں بجز خدیوہ ولی افراد کے جسکو اتفاقاً اسکا
علم ہو سکا ہے آپ خفیہ خیرات میں استقدار اہتمام جو فرماتے ہیں اسکا مقصد صرف یہ ہے کہ
وہید ربانی ^{يُنْفِقُ مَالَهُ رِثَاءَ النَّاسِ} محفوظ رہیں علی ہذا ایسے شرفار کی تعظیم کا بھی استقدار
خیال فرماتے ہیں کہ ^{يَحْتَسِبُ أَهْلُ الْبَيْتِ أَنْ يَخْفَوْا بِمَا كَانُوا} اچھا طرہ امتیاز اور
وَأَخْفِضَ جَنَاحَكَ لِلْمُؤْمِنِينَ آپ کی مفیلت خاص ہے۔

(۳) آپ کے رحم و کرم کا یہ حال رہا کہ ہر مستوفی ملازم کے اخلاف کو بلا تامل بطریق التزم

بلحاظ لیاقت ملازمت سے سرفراز فرمایا ایک اہلکار صاحب راؤ کا بیڑا لڑکا ایک ہی روز قضا
 کر گئے جبکہ اطلاع ملنے پر اطلاع دہندہ سے آپ نے بعد دریافت ارشاد فرمایا کہ میرے جانب سے بیوہ محترمہ
 کہہ دو کہ وہ تو مر گئی لیکن او کی ملازمت ہنوز زندہ ہے اور تمہارا گھر میں ہے چنانچہ دوسرا لڑکا خدمت
 عالی میں پیش کیا گیا اور آپ نے خدمت پوری سے سرفراز فرمایا۔ علیٰ ہذا آپ نے کہی یہ بھی گوارا
 نہیں فرمایا کہ کسی ملازم کو وظیفہ پر سبکدوش کیا جائے تا وقتیکہ خود اس کی مجبوریوں سے ذرہ بھر
 نہو ایسی صورتوں میں بھی آپ نے وظیفہ یا بندگان کے اخلاف کو محروم نہیں فرمایا چنانچہ ایک صاحب
 وظیفہ پر علیحدہ ہوئے ان کے لڑکے کو امور کے عہدہ وار متعلقہ کے پاس روانہ فرمایا انہوں نے
 بجائے تعمیل کے اعتراض کے ساتھ واپس کر دیا۔ اس کے جواب میں آپ تحریر فرماتے ہیں کہ
 ہر صاحب اولاد کو وظیفہ کی منسل درپیش ہے۔ میں آپ کی خدمت میں سفارش کرتا ہوں کہ براہ کرم
 انہیں مامور فرمایا جائے ایک غیر مقتدر عہدہ دار کے مقابلہ میں اس آکسار کیساتھ جواب دینا
 کمال حلم اور وقار نفس کی دلیل ہے۔ چند خدمات مشروط الضمانت قرار دی گئیں جب قواعد
 ضمانت مرتب کر کے پیش کئے گئے تو بعد ملاحظہ و تخطا فرمادی لیکن یہ ارشاد فرمایا کہ گو میں نے
 و تخطا کر دی ہے لیکن تا حکم نہائی نافذ نہ کئے جائیں زیادہ تخطا و گرائی کا ہے اگر یہ نافذ ہو جائے
 تو جاہلادین خالی ہو جائیگی غریب پریشان ہونگے چنانچہ ڈیڑ سال بعد چند مجبوریوں کی وجہ سے
 نفاذ قواعد کا حکم صادر فرمایا گیا با این ہمہ علو مرتبہ تعطل و برطرفی تو خیر بتایا وظیفہ تک کسی
 ملازم کے حق میں ایک پائی جرمانہ تک نہیں فرمایا گیا میں ملازمین سرکشہ تصدیق چاہتا ہوں کہ صحیح
 ہے یا غلط ہے۔ (صد) غریب ملازمین کے حق میں اس قسم کی ہمدردی کمال رحم و کرم کی دلیل

اس خصوص میں آپؐ ہر وقت اس امر کو ملحوظ رکھا کہ عَنْ لَا يَحْمِلُ النَّاسَ لِأَمْرِهِ اللَّهُ -
جو لوگوں پر ہم نہیں کرتا، اللہ اس پر ہم نہیں کرتا

(۴) آپؐ کی حاجت روائی اور عفو پسندی بھی بے مثال رہی ہے شرعاً متعلقہ میں بشمول ملازمین درجہ اولیٰ پندرہ سو سے زائد ملازمین جن میں مختلف طبائع اور مختلف حیثیت کے افراد موجود ہیں اور ہر شخص اس سے واقف ہے کہ آپؐ اپنے فرائض اپنے اصول اور علیٰ ہذا قانونوں و ضابطہ کے سخت پابند رہے کبھی بیجا مراعات جائز نہیں سمجھی گئیں اور جو حکم صادر فرمایا اس کی عدم تنسیخ اور تعمیل لازم ہو جاتی تھی با این ہمہ ہر شخص عام از نیکیہ اس کا واسن افعال ناجائز کی الائش سے پاک ہو یا ناپاک اس پختہ اعتقاد کیساتھ خدمت میں حاضر ہوتا تھا کہ وہ اجلہ والاسے فیضیاب ہو کر واپس ہو گا۔

پس جسکے مطلق عام قلوب اس پختہ اعتقاد اور اعتماد سے پُر ہوں اور کسی فضیلت کی

مصدقہ کے لئے یہ کافی ہے کہ خَيْرُكُمْ مَنْ يُوَسَّيْ حَلْمًا وَ يُوَسَّي شَرًّا -
تم میں سے بہتر وہ ہے جو نیکی اور برائی سے آئندہ گھبرا کر اور ہلکا کر دے

(۵) آپؐ کا اور الغضب لیسے ہیں کہ عرفاً عرفاً اس حدیث کے مصداق ہیں - لَسْنَا لَشَيْءٍ نَبْدُ بِالْعُصَةِ
تو ان کا یہ بیچارہ نہ الا پہلوان

اِنَّمَا الشَّيْءُ الَّذِي يَبْلُغُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ اِيك رُوْر كَا وَ قَوْسِ كِه اِيك صَا حِب جَو
بہرین سے بلکہ پہلوان وہ ہے جو غصہ سے سخت اپنے نفس کا مالک ہو۔

امیدوار تھے تشریف لائے اور کہا کہ میں اتنے دن سے سلام کے لئے حاضر ہوتا ہوں آپؐ کچھ

خیال نہیں فرماتے ہیں آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ خدا سے دعا کرو۔ امیدوار جواب پیا کہ تم کو بھی خدا کے

پاس منہ دکھانا ہے آپؐ نے فرمایا کہ خدا کے پاس بھی میں تم سے آگے بڑھ جاؤ گا! امیدوار تجاؤز الاؤ

جوابے یا اسکے جواب میں آپؐ نے ہنس کر فرمایا کہ اچھا بہانی جاؤ و فرمیں آنا کام کرنے دو۔ جب

امیدوار ہٹ گیا تو آپؐ الہکار بیٹھی کو نصیحت فرماتے ہیں کہ ہم کو خدا نے یہ کرسی اس لئے دی

قریف سین اور ندمت بھی شین تاکہ فتنہ ہو جائے تم جوان عمر و فتنہ آجاتا ہے لیکن عقل سلیم سے کام لینا چاہیے ایسی صورتوں میں آپ یہ فرمایا کرتے تھے کہ ع بافضل اگر برائی دائم کرنا طری
وَإِذَا سَمِعُوا اللَّعْنَ أَعْرَضُوا عَنْهُ ۚ أَتَىٰ الْكَلْبَ الْأَعَمَّىٰ ۖ وَاتَّقُوا اللَّهَ ۚ إِنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ
جب تعزیرات نہ ہوں تو اس سے اعراض کرتے ہیں۔

۱۶۱) آپ کی چشم پوشی اور ترک انتقام پر اس قدر اعتماد تھا کہ لوگ آپ پر دلیر ہو چکے تھے اور ع کر مہائے تومار کر دگستاخ کے درجہ پر پہنچ چکے تھے جس سے آپ کو روحانی تکلیف ہوا کرتی تھی بعض وقت آپ یہ فرمایا کرتے تھے کہ سہ بدی را بدی سہل باشد جزا۔ اگر مردی احسنین الی
مَنْ آسَأَ لِسَ بَشَرٍ مِّمَّنْ يَلْمِزُكَ فَيُعَذِّبُكَ اللَّهُ ۚ وَهُوَ شَدِيدُ الْعِقَابِ
جو شخص غویب اور نامراد اللہ سے شکایت کرے۔
(۷) آپ ہر شخص سے حتیٰ کہ ماتحتین سے بھی ہمیشہ خوش کلامی اور خوش طبعی اور خندہ روئی سے پیش آتے رہے کبھی کسی نے آپ کو چین چین جبین نہیں دیکھا توڑی دیر میں ایک مشعل کو ہنسا دینا اور ایک جھتی کو ساکت کر دینا آپ کی خوش کلامی اور قوت تفہیم کا خاص حصہ تھا۔ علاوہ اوقات ذکر کے دوسرے اوقات اور تعطیلات میں بھی کام ہوا کرتا تھا لیکن کبھی کسی نے تکلیف اور محنت محسوس نہیں کی تکمیل کار کے ساتھ ساتھ کبھی نصیحت آمیز خوش کلامی اور کبھی خوش اخلاقی عرض ایک خیر و برکت کی محفل رہا کرتی تھی۔ دوسرے کو مرحوب رکھنے کیلئے قلت کلام اور انقباض طبع ضروری سمجھا جاتا ہے مگر باوجود خوش اخلاقی اور خوش طبعی کے بدرعی کا شائبہ تک نہیں پایا گیا کبھی کسی ماتحت کو گستاخی تو خیر بلند آواز سے گفتگو کرنیکی تک جرات نہیں ہوتی تھی علاوہ انسانی کے آپ کی بزرگانہ و ناصحانہ تعظیم ماتحتین کے قلوب پہن سکن تھی اور آپ کی خوش کلامی انکسار الطیب صدقہ پر مبنی رہی آپ نے کسی ماتحت کے حق میں کبھی توہین آمیز

لفظ تک استعمال نہیں فرمایا۔

مختصر یہ کہ آپ نے ولد ہی اور جانفشانی اور سیدار مغزی اور دیانت کے فرائض سرکاری انجام دیا اور نمایان خدایات کی وجہ سے مورد عنایات ظل قدر ہے اور اپنے اوصاف اور

اخلاق حمیدہ سے جیسا کہ فرمایا ہے۔ اِنَّ مَنْ احْسَنَ اِلَىَّ احْسَنَ كُمْ اَخْلًا قَا غَرِزَ خَلْقِ اللّٰهِ اور
تم میں محبوب تر مجھے پاس وہ ہے جو از روئے اخلاق چمک تر ہیں اور
 مطیع رسول قدر ہے اور نص قرآنی قَا تَعَوَّنِیْ تَحْتِکُمْ اللّٰہُ آپ کا حشریہ ایمان رہا۔ باوجود

ان تمام اوصاف کے ممکن ہے کہ بعض ناخوش رہنے والے بھی پائے جائیگے آپ کے لئے یہ سخت
 مجبور یوں کا مقام تھا کیونکہ تقررات کی حد تک یکسانیت کے ساتھ ہر شخص کی خواہشات کی

تکمیل قوت بشری سے باہر ہے ایسے امور تو ہر ایک کی قسمت اور مشیت پر موقوف ہیں براہینہم
 ہر ایک کا ضمیر اس سے آگاہ ہے کہ ہر شخص ایک سے لیکر کئی کئی احسانات سے زیر بار اور مختلف مراعات

سے سرفراز رہا ہے اگر مجبوراً و مصلحتاً کوئی ایک خواہش پوری نہ ہو تو سابقہ احسانات کا بہرہ
 جانا کوئی انصاف کی بات نہیں ہے اس کا کوئی جواب نہیں بجز اس کے کہ مَا بَخَا اللّٰہُ وَالرَّسُوْلُ

مَا بَخَا۔ مِّنْ لِّسَانِ الْوَدِیْ فَکَیْفَ اَنَا۔ لیکن نور صداقت مٹ نہیں سکتا اس لئے کہ اہل بصیرت
سکات نہیں دیتے تو ہم نیز مگر خجالت پاسکتے ہیں۔
 و ظل اللہ نے جو قدر افزائی فرمائی ہے وہ ہم ہی خواہوں کے فخر و مباہات کیلئے کافی ہے جب

تقرراً حاصل ہو چکا ہے تو اب آپ کو باخلق و عالم کا نسبت ہم دعا خیر کرتے ہیں کہ اعط حضرت ظل سبحانی
 خلد اللہ ملک لے آپ کو آرام کا موقع سرفراز فرمایا اور آپ کی جائتینی کیلئے علیٰ جمیع لوی سید محمد تقی صاحب

جیسے بیخ اوصاف کا انتخاب فرمایا آپ کا وجود مفاد و اعراض شرر کیلئے اوی طح موزن اور مناسب ثابت
 ہوا جیسا کہ علیٰ جمیع غائب لطیف یا جنگ کا آپ کی تسلط و تقریراً اٹھارہ سال کی ہر چار سال زیادہ طر و ملا ہے

روشن دماغ عہدہ دار کی ماتحتی کا موقع حاصل رہا ہے آپ حسب فرمان خسروی بغرض تعلیم
 سرشتہ آبکاری مدراس بھیجے گئے اور بعد تکمیل تعلیم ابتداً آپ حلقہ ناراین گوڑہ میں متین
 فرمائے گئے اور بسلسلہ تنظیم جدیدہ نشر بحیثیات ایک ہی مقام محصور میں منتقل کرنے اور
 ڈسٹریکٹ کی بنیاد قائم کرنے کا اہم کام آپ کے تفویض کیا گیا جس میں آپ نے اپنے کو ایسا اہل
 ثابت کیا کہ اس کے صلہ میں خدمت مددگاری سے مشرف ہوئے اور اس کے بعد بسلسلہ
 انتظام نظامت آپ خدمت تعلقہ داری سے سرفراز فرمائے گئے اور بزائد تعلقہ داری و سلا
 آبکاری بلدہ اور حلقہ کا کام انجام دیا اور اس کے بعد آبکاری میدک و اطراف بلدہ و سلا
 کے امالی انتظامات آپ کے تفویض ہوئے جن میں آپ کی مساعی حیلہ سے آمدنی سرکاری میں لاکھوں
 روپیہ کا اضافہ ہوا اور ۱۳۳۱ء سے بحیثیت نائب ناظم بحیثیت عا مجتہد باب لطیفہ جنگ
 بہادر اپنی گرانبار خدمات انجام دین اسطرح آپ مفاد اور اغراض سرشتہ پر حاوی اور اصول
 کار سے خوب واقف ہیں کام میں مستندی اور بروقت اجرائی کار کی پابندی اس یقین
 اور کمال اعتماد کا موجب ہے کہ سرشتہ دور سابق کی طرح آئندہ بھی مردانہ وارساعی اور
 کامیابی کا جوا لگاہ ثابت ہوگا۔ مختصر یہ کہ سرشتہ کے تفصیلی معلومات اور ویرینہ تجربہ کار
 کی وجہ سے بلحاظ اپنے انتخاب کے آپ بطرح بہترین جانشین ہیں۔ اسی طرح آپ ماتحتین کے
 حق میں بھی سایہ برکت و آیہ رحمت ہیں۔ آپ کی متعارف ویرینہ موانست موجب تماثلت و
 اطمینان قلوب ہے آپ کا اسم گرامی لفظ تقی سے مزین ہے اور لفظ تقی اتقار سے مشتق ہے اور
 اتقار کے معنی ہیں دل کو پاک اور منہ رکھنا پس بطرح آپ کا اسمی مادہ صدرا و خیر و کو پہنان

کئے ہوئے ہے اسی طرح آپکا وجود سیکڑوں خوبیوں کی ودیعت پائے ہوئے ہے اگر مظلوم
کی وجہ سے آپ جانشین لطیف ہیں تو حسن اخلاق کی وجہ سے بھی آپ اسوۂ لطیف ہیں۔
ع صد شکر کہ بودیم میان دو کریم۔ ہم آپ کی خدمت میں مبارکباد عرض کرتے ہیں اور بحق
اعلیٰ حضرت ظل سبحانی خلد اللہ ملکہ وصاحبزادگان بلند اقبال دعا درازی عمر و سلامتی اقبال
سے رطب اللسان ہیں امیرین نہار دست بدعا ہیں کہ خداوند کریم مقاصد دینی و دنیوی میں
کامیاب اور بامراد رکھے آمین۔

رباعی گزرا نیدہ مولوی محمد عبدالصمد صاحب علم صیغہ دار محکمہ نظامت آبکاری متخزن اخلاق و دواع
با خلق پسندیدہ الطاف لطیفانہ خوش افسر ابودی باہمت مردانہ
بودیم بہ تو مایل نواب لطیف ما صد لطف بہ ما کردی آفسر فرزادہ
رباعی ایضاً

عزت و تمکین کے ساتھ سادہ و دہر و عزیز افسر اعلیٰ رہے آپ لطیف یار جنگ
خسر و ملک دکن قدر کرئیے آپ کی پائینگے نعم البدل آپ لطیف یار جنگ
قطرہ در تہنیت ترقی ایضاً

تبایخ مسعود و آوان نیک شدہ سید صاحب اقتدار
محمد تقی افسر نیک نام بشد ناظم ما بغزو و وفار
قطرہ ایضاً

مستحق موزون۔ مدبر مولوی سید تقی افسر اعلیٰ ہوئے قایم خدا کا فکر ہے
سلسلہ انصاف کی تنظیم کیا اچھی ہوئی نائب ناظم ہوئے ناظم خدا کا فکر ہے

قصیدہ گزاینده مولوی سید تہور حسین صاحب حکیم صنیہ دار محکم نظامت بکارتی مثل تہذیب و دواع
 چرخ کرم پہ ساقیا چہا گیا فیض کا سہاب
 ساغر گل میں دے وہ می نشہ ہو جیکا جانفزا
 دے وہ می و آتش عقل سلیم جسکی جان
 جسکو بین تو عقل آئے جسکی ہوا مزہ دکھا
 نگہت گل ہو جسکی بوتہ شکن ہو جسکی خو
 دور طال و طیش ہے آج و فور عیش ہے
 دور و لون فکر ہے شاہ دکن کا ذکر ہے
 جو ہن جفاکش اور شریفہ پاس نک کا جنگو ہو
 اونکے کرم کی اک مثال پاس نک کی اک نظیر
 انکو جو پایا منتظم کر دیا ناظم جلیل
 کام جو آگیا پسند آسچا پیر تو لطف سے
 یوں ہی رہیں عنایتیں یونہی راہیں شفیقتیں
 کار گذار یوں کے دن ضابطہ سے ہو گئے
 تہانہ از روئے اتفاق بلکہ ہوا یہ چند بار
 بزرگہیں انکی زمین آیا جو شاہ کو خیال
 مان کے انکی خدمتیں کر کے ثنائیں کاموکی
 انکی جگہ کا انتظام امر اہم تھا اسکے بعد
 کون تھا اہل اب بہلا کون تھا لایت عطا
 پا گیا عہدہ لطیف دست تقی ذی کرم
 انکی نظیر وہ کریم اودن کی مثال یہ فہیم۔

بزم میں رند آگئے دیر نہ کر بلا شراب
 جس سے گلاب آب آئینہ جسکی آفتاب
 جس کا سرور و نواز جسکے خمار میں صحاب
 عیب کا میل جس سے دور جس سے قریں صواب
 رنگ ہو جسکا آتشیں لہر ہو جسکی برق تاب
 بزم طرب ہے منعقد خادہیں ساکسج و شہ
 عدل و کرم کی داستان کہتے ہیں سب آفتاب
 ایسے ملازمین پر ہے کرم اونکا بے حساب
 عبد لطیف خان ہیں بذل و عطا کے آفتاب
 صیغہ بکارتی میں کہل گئی فیض کی کتاب
 غم سے لطیف یار جنگ انکو عطا کیا خطاب
 کام جو اوندکے بے نظیر اذکی عطائیں لا جواب
 پیر بھی انہی کا لطف نے کر کے دکھایا انتخاب
 تہیں جو ضرورتیں اہم کام کیا کئے جناب
 اپنے کرم سے اور بھی یہ کیا لطف بے حساب
 انکو وظیفہ دیدہ یا گہشت گئی رحمت جناب
 کام تھا ذمہ داری کا سمت تھا اسکا انتخاب
 شاہ کی نگاہ کنہ میں تہی نہ عاجز جناب
 یہ بھی انہی کے مثل ہیں میضرم عطا انتخاب
 وہ ہیں جو ہر جو و بذل ہیں کرم کا ختاب

خوش رہیں دونوں اسے حکیم نادر پیش کن
 اُنہ ہو سایہ شہی پر رہیں اخفت اکتاب
 قطعہ ایضاً

صفات ذوات میں یکتاے دہر خوش کردار
 بشر کے خلق حسن کے ہی تو ہیں معیار
 عقیل و ماہر فن نیک راسے بخت پر کار
 اسی سب سے تو الطاف ہے شمار و شمار
 کہ باغ کو کرے سرسبز جیسے ابر بہار
 کہ حکم آپ کا محکوم پر نہیں تھا بار
 رہا اصول سیاست پہ جس کا دار و مدار
 زیادہ اس سے خطا کی سزا دی زہار
 تو آبِ عفو کے چھٹیون سے کر دیا ہوشیار
 ہوا انہیں نہ کبھی نشہ می پسندار
 کہ جیسے شانہ مشاطہ گیسوئے ولدار
 ہے دو کڑوٹ سے کچھ کم رقم کا اسکے شمار
 خطا کے بدلے عطا آپ کا قدیم شمار
 ہے ملک جبکا مقبر اور معترف سرکار
 ہوا نہ کوئی پریشان و مضطرب زہار
 ہوتا مان کا اگر جانشین خوش کردار
 عقیل و ماہر فن لائق و امانت دار
 گل صدیقہ عزت نہال باغ و قمار
 شفیق و قدر شناس و معین و کار گزار

وحید عصر بہن عبد لطیف خان صاحب
 صفات لائق توقیر ذات قابل قدر
 بلند حوصلہ روشن خیال عالی طبع
 یہ لطف دیکھو لطیف اسم با سخی ہے
 بڑائی آبرو اس طرح آبکاری کی
 مزہ تو یہ ہے حکومت بھی کی تو حکمت سے
 نہ کیوں ہو طرزِ عمل اسکا قابل تقلید
 پڑا کسی پہ تو بس تازیانہ انعام۔
 مئے خطا سے اگر کوئی ہو گیا بیہوش
 ہوئے نہ مست کبھی یہ شراب دولت سے
 معاملات کی گہتی کو اس طرح سلجھائیں
 ہوئی ہے آپ سے توفیر آبکاری بہن
 عوص بدی کے ہونیکی یہ آپکی عادت
 کئے فرائض ادا ایسی حسن و خوبی سے
 تھا ان کے عہد حکومت میں مطمئن شخص
 تمام عہد حکومت ہوا یہ ہو تارکج
 وہ جانشین بہن محمد تقی عالی قدر
 نہ سائے شرف مہر آسمان چشم
 حلیم و نیک مزاج و متین کریم النفس

محمد تقی صاحب نیکیست نام
ہوا فضل و مطلق خدائے اہام
کہ ہے عدل سے انگوہر وقت کام
یہ جس کام کی نائے میں لین زمام
طبعیت میں ہے ان کی ایسا قیام
کمال است میں ہیں یہ ماہ تمام
بہت ہی ہیں والیہ عالی مقام
شریف ان سے دل شاد اور شاد کام
رہیں کامران یونہی مالا کلام
سلامت رہیں تا بہ یوم القیام

قطعہ تاریخ ایضاً

وہ نظامت پر ہوئے ہیں قائم آج
آبکاری کے ہوئے ہیں غم آج
شمس خیز دار محمد علی قادری آبکاری
کہ ہو رہا ہے جدا ہم سے ایک نیکو کار
تھے ایسی پابندی کے افسر حجتہ شعار
تھے ایسے سب کو پسندیدہ آپ کے اطوار
یہ حال آپ کا ہے دل بیار دوست بکار
یہ آپ سے ہوئی تو فیر آمد سرکار
کہ ایسے عوج پہ رہتے ہیں دیکھو ایلاندار
کچلے لگاتے محب کو عدد کو کرتے پیار

ہوئے ناظم آبکاری ملک
جواختون کی آرزو بر آئی
نہے وادرس داوگر داد وہ
اُسے کر دین پورا با حسن وجہ
جو چاہیں اُسے کر کے پورا دکھائیں
فضیلت کر کے کیا بیان کوئی امکی
شریف اور ہیں خاندانی امیر
غریب اہل حاجت کے حاجت روا
نظامت کا عہدہ مبارک انہیں
وعلیہ یہ عترت کی اللہ سے

اس سے پہلے نائب ناظم جوتھے
مصرع تاریخ عترت نے کہا
قصیدہ دواعی گزرا نیدہ مولوی محمد عبد الرحیم صاحب
بیان کیا ہوں ستم خاں چرخ ناہجار
جناب مولوی عبداللطیف خان صاحب
رعیت آپ سے خوش تھی تبادشاہ راضی
سمجھنے والے ہی سمجھے تو آپ کو سمجھے
بنا خزانہ شاہی خزینہ فارون
دیانت اور وفا آپ کی یہ کہتی ہے
سلوک آپ کے دیکھیے ہیں ہم نے یہ اکثر

شل ہے ہوتی ہے نعمت کی قدر بند زوال
 وہ مہربانی و اخلاص وہ کرم وہ لطف
 و لطیف آپکے پانیکی ہے خوشی کس کو
 دعا ہے شمس کی قائم رہے جہان جب تک
 کر نیگے یاد و عادی کے آپ کو ہر بار
 دلائیگے ہمیں آ آ کے یاد میں دنہار
 جدائی آپکی کرتی ہے سب کے دل کو نگار
 بسر ہوں آپکے عیش و طرب میں لیل نہار
 قطعہ تاریخ و تہنیت الیضا

نظامت کی کرسی کو تھا انتظار
 سیادت میں کامل سخاوت میں فرو
 عقیل و مہیم و لائق و خلیق
 امیرون کے دلدادہ سب عہدہ
 نیابت پہ تھے جب محمد تقی
 شرافت کے کوکب محمد تقی
 ہین بے مثل یارب محمد تقی
 غریبوں کے مطلب محمد تقی
 خدا کے مقرب محمد تقی
 اکہی بنیں سب محمد تقی
 ترقی ہوئی اب محمد تقی
 تقریر جوانی جناب نواب لطیف یار جنگ بہادر دام اقبال

حضرات میرے مخلص جابغے اپنے دلی خلوص اور سچی محبت اس وقت آپ حضرات کے
 سامنے جو اخلاق اور صفات حیدر گنائے ہیں وہ ایک بھی تو میں اپنے میں نہیں پاتا ہوں اس لئے
 حیران ہوں کہ مجھ جیسے عامی پر معامی شخص میں یہ کہاں سے پائے گئے میں تو ایک ناچیز کمزیر
 بلکہ کہتوں ہچمچر اور بے مایہ ہوں۔ من آنم کہ من دانم البتہ میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ میرے
 مخلص جابغے میرے لئے ان حالات اور صفات کی خلاصہ دل سے دعا مانگی ہے جس کے
 نسبت میں بھی حضرات حاضرین نیک سیرے آئین کی اتجا کرتا ہوں تاکہ بارگاہ ایزدین

مقبول ہو کر میرا فیہ نجات دہرین نجات دہرین اور انکی دھار غیر سے آئندہ کچھ اخلاقی اور نفسی اصلاح مثل آن بکاری کی اصلاح کے ہو جائے اور عاقبت بخیر ہو البتہ کار کا آن بکاری اور خدا سے
 و مرابض سرکاری کے متعلق جو ۴۵ سال انجام دئے ہیں مجبوراً نہایت صداقت اور انکساری
 اور پیچ میزری سے اقرار کرنا پڑتا ہے مگر یہ ہے کہ وہ بھی سرکار کے اقبال اور سایہ مہفمت
 اور صدر عہدہ داران و ارباب حل عقد کی بدولت کچھ نتائج مفید سرکار اور مفید مایا مجھے
 بے اختیار سرزد ہو گئے مگر حاشا و کلام یہ میری ذاتی خوبی اور خود اختیاری صفات نہیں بلکہ
 یہ محض اللہ کا فضل اور ظل اللہ کا اقبال و در ملک کی قدردانی تھی جو ظہور پذیر ہو گئی سرکار اقبال
 نے جو مجھ بے مایہ پیچ میرز کی عزت افزائی اور قدردانی اور خدام نوازی فرمائی وہ میری
 حیثیت اور حالت کے بہت زیادہ ہیں میں اپنے مالک کے حق میں بخیر دعا روز و یاد و دولت اقبال
 و درازی عمر و از نفع جاہ و جلال کے اور کیا پیش کر سکتا ہوں میرے مالک کی حقیقی عنایات
 ایک خاص عنایت مجھ پر اور آپ سب پر یہ بھی ہوئی ہے کہ میری جگہ مجھے بہتر اور سچے کار اور
 تجربہ کار کو اس کام کیلئے یعنی جناب لوی سید محمد تقی صاحب کو منتخب فرمایا انکی اخلاقی اور
 علی ہمد اقسام کی جو تعریف آپ حضرات نے کی ہے میں انکی صداقت اور اقرار صالح کیساتھ
 شہادت دیتا ہوں کہ فی الواقع وہ صحیح طور پر صفات اور اخلاق حمیدہ سے ملو اور متصف ہیں
 انہوں نے نیابت کے پہلے بھی اور زمانہ نیابت میں جو جو اصلاحی کام اور مشورہ مجھے دیا ہے
 اسکا میں دل سے معترف اور مشکور ہوں اسوقت مجھے مسٹر ٹیلاپ صدر ناظم مال آن بھائی
 کا وہ فقرہ یاد آ گیا کہ لطیف خان آن بکاری میں کام آچکا اور نام ہارا۔ اوس سچے منہ کے کو

میں بچے دل سے دوہراتا ہوں کہ کام مولوی سید محمد تقی صاحب کا اندام ناظم صاحب کا بیٹا ہے کہ
 سید صاحب موصوف کے نسبت آپ حضرات نے جو خوبیاں اور کارنامے نمایان کیا ہے اس سے
 حرف بہ حرف میں متفق اور شاد ہوں۔ میں دل سے دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس مشکل اور پیچیدہ کام
 میں مولوی سید محمد تقی صاحب کی مدد فرمائے اور آبکاری کی کشتی کو نجد ہار سے پار اور تارے
 میں جہل اہل علم اور احمقین اور قہوداران آبکاری کا بروز جائزہ اسی تعارف جناب سید صاحب
 موصوف سے کراچکا ہوں کیونکہ ہر صاحب کی اصلی حالت سے وہ مجھ سے زیادہ نہیں تو برابر فرد
 واقف ہیں۔ میں آپ حضرات کی خدمت میں نہایت اوسے عرض کر ڈینگا کہ آپ دن کی امت
 اور فرمانبرداری اور سرکاری خیر خواہی بجا لاکر ہر وقت اس کی مساعی جیلہ میں ماسدہ شینگے
 تو بفضلہ اس کی شفقت اور عنایت ہر نیک کردار۔ ویاستدار کار گزار اور راست باز معاملہ دار
 روز افزون ہوتی جائیگی اور کل ماتحت حضرات میرے زمانہ سے ہی زیادہ اطمینان اور خوشی سے
 اپنی زندگی بسر کریں گے۔ آؤ آپ حضرات اور ہم سب ملکر اپنے مالک ظل سبحانی کے حق میں دعا
 کریں جن کے فیض مبارک سے میرا انتخاب ہوا تھا اور پھر مولوی سید محمد تقی صاحب کا یہ سب
 سرکار دام اقبالہم کے شاہانہ پرورشات اور بے پایاں احسانات ہیں جو ہر آن اور ہر گہری
 بے طلب بے سوال ہوتے رہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے بندہ کا تعالیٰ دام اقبالہم اور
 صاحبزادگان بلند اقبال اور صاحبزادیاں ہمایون خاں کی صحت اور سلامتی واز و یاد عمرو
 اقبال دولت و حکومت میں روز افزون ترقی بخشے آمین ثم آمین۔

تقریر جوانی جناب مولوی سید محمد تقی صاحب ناظم آبکاری دام اقبالہ

سز حاضرین کے پہلے میں اپنے آثار و ظل اللہ حضرت اقدس اعلیٰ کے لئے بارگاہ
ایزدی میں خلوص دل سے دعا کرتا ہوں کہ اسے خدار و دو جہان تو ہمارے ہر و نعمتیز رعایا پر ور
رحم دل بادشاہ کو دیر پا سلامت رکھے اور شاہزادگان بلند اقبال اور شاہزادیان نیک فال میرے
مالک کے زیر سایہ سلامت و خوش و خرم رہیں دشمن یا مال ہوں حضرات۔ بارگاہ سلطانی کی اپنی
توجہ کا نتیجہ ہے کہ دنیا چیز اس خدمت جلیلہ سے سرفراز فرمایا گیا۔ یہ خدمت نظامت جیسا کہ
آپ سب واقف ہیں معمولی خدمت نہیں ہے ان کا سرانجام میری تنہا کوشش سے دشوار ہے
مادہ تیکہ آپ عہدہ ولمان و ملازمین مستاجران آبکاری کا اتحاد عمل نہو جن عمدہ الفاظ میں
آپ نے میرے نسبت اپنے خیالات کا اظہار فرمایا ہے امید ہے کہ عملی طور پر بھی اسکو ثابت
کر دکھائی گئے۔ حضرات نواب لطیف یار جنگ جہاں حکم و رخصت کرنے اور اپنے جذبات کا اظہار
کرنے ہم آج جمع ہو ہیں اس نازک خدمت نظامت کو نہایت خوبی اور نیک نامی سے انجام
دیا ایسی غیر معمولی قابلیت بہت کم عہدہ دار و زمین پائی جا سکتی۔ ماتحت و رعایا میں کوئی ناراض
نہیں۔ سرکار کے ہمیشہ مسلمہ خیر خواہ رہے حضرات نواب لطیف یار جنگ بہادر کی سوانح
ملازمت دلچسپ سبق آموز ہے اور اچھی ابتدائی ملازمت آج سے ۲۵ سال قبل صرف میں ہوا
ہوئی کہہ کی قابلیت و دیانت نے مولوی مشتاق حسین صاحب المناطبت نواب قار الملک بہادر کو
متوجہ کیا عرصہ تک آپ ان کے پیشکار رہے۔ مولوی عبد اللطیف خان صاحب نے نواب قار الملک بہادر
کے طریقہ کار پر اچھی طرح عبور حاصل کر لیا۔ اور اب لطیف کے وقت انہی کی مساعی خدمت تک
پہنچ گئے حضرات جو وقت انسان ملازمت میں داخل ہوتا ہے اسکو آئندہ کی کچھ خبر نہیں رہتی۔

عضل وکے افعال بہری کرتے ہیں اگر افعال افعال چھے ہوں تو نتیجہ بہتر ہے ورنہ تباہی ہے
 اسکی مثال یوں لیجئے کہ ایک شخص کشتی ملازمت میں سوار ہوتا ہے ابتدا میں سمندر پایاب نظر
 آتا ہے جون جون آگے ہوتا جائے کنارہ نظر سے غائب اور سمندر موج نظر آتا ہے اس کشتی کو
 چلائیکے لئے دو چٹھے ہیں ایک کانام صداقت اور دوسرے کا دیانت ہے جس نے ان چٹھوں سے
 کام لیا وہ کامیاب رہا اور جس نے دوسرے ذریعہ کو جو اس کے خلاف ہوا استعمال کیا وہ مع کشتی
 فرق ہوا۔ راستہ میں مختلف قسم کے دریائی جانور مہیب اور خوشنما نظر آتے ہیں کہیں سونے
 اور چاندی کی مچھلیاں ہیں یہ سب مہلک اور فریبہ ہیں ان آفات سے بچاؤ والے دہی
 چٹھے ہیں ان چٹھوں سے جو دہ لیا وہ کنا سپر سلامتی سے پہونچ گیا یہی تھا نواب لطیف یار جنگ
 بہادر کی ہے جو آج اس سمندر سے پار ہو کر سلامتی کے کنارے پر تشریف فرما ہیں۔ حضرات
 نواب لطیف یار جنگ بہادر کی شخصیت معمولی نہیں ہے جسکا ہم اندازہ کر سکیں۔ اوکی
 مثال ایک اعلیٰ درجہ کی آئل پینٹ تصویر کی ہے جسکو دور سے دیکھئے تو اسکی خوبی نظر آئیگی
 اسلئے اوکی نسبت صحیح رائے آئیوالی انسانیں بہتر قایم کر سکیں۔ حضرات مجھے خبر ہے کہ میں ایسے
 قابل بزرگ کا عرصہ تک ماتحت رہا جو عنایات میرے حال پر رہے او سکھ میں عمر بہر نہیں
 بہو لو گامیری بہتری ہر وقت پیش نظر ہی اور آخرین مجھے اپنی کرسی تاکہ پہنچانے میں
 انتہائی کوشش کی میں یقین لاتا ہوں کہ جہاں تک میرے اسکان میں ہے نواب صاحب کے
 نقش قدم پر چلنے کی کوشش کرو گا آخر میں اگر میں ایک واقعہ کا اظہار کروں تو ناشکری ہوگا
 مجھے امید ہے کہ میرے محسن نواب حیدر نواز جنگ بہا صدر المہام فیما سن جو یہاں تشریف

فرما میں مجھے اجازت دیجئے حضرات نواب حیدر نادر جنگ جہاں نے میری ابتدائی ملازمت میں اور اس وقت آجنگ جو میری سرپرستی فرمائی اور جو مدد دی ہے وہ کبھی فراموش نہیں ہو سکتی یہ نواب صاحب مدوح کی توجہ کا نتیجہ ہے جو انسپٹری سے نائب نظامت تک میں ترقی کر سکا نواب صاحب کی بزرگانه محبت اور بروقت تائید کا میں دل سے شکور ہوں سب سے آخرین آپ حضرات کا دوبارہ دلی شکریہ ادا کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ خداوند عالم آپ کو اور محب کو اپنے آقا اور مالک کی دیانت اور وفاداری اور صداقت کیساتھ بجا آوری خدمت کی ہدایت فرمائے۔

بعد حمد خداے یکتا و نعمت رسول بحق

واقعہ رسد والہ تبار نواب لطیف یار جنگ جہاں غلامسار دہلوی قارمولوی سید محمد تقی صاحب و معزز صاحبان۔ یہ حال غم خطیب خانہ بے تکلف کو ہاں نون کا شریک کہڑا ہوتا ہے۔ میں آپ مختار نہیں نہ نہیں یہ تو اپنی سائے جاتا ہے۔

دل مضطرب کرے گراہ! سامان قیامت ہو زمین تھرائے! ہو جائے جہان میں زلزلہ پیدا اس چار دانگ عالم بے ثبات۔ بقرار۔ تبدیل پذیر۔ قابل تفسیر فانی غیر یقینی متزلزل ہلا ہلا دار کے جملہ تعلقات زن و فرزند سال متاع۔ جاہ و شہرت۔ عزت و حرمت۔ ثروت و کمالت خوشی و غم۔ مسرت و الم۔ عیان نہان۔ تفاخر و ہوا و بجا پر حکیمانہ اور فائز نظر والی جائے۔ تو ہمارا ضمیر ہمارا کائنات صاف کہہ دیتا ہے کہ ہر چیز یہاں کی آخرش زوال پذیر ہے۔ آئی جانی ہے تقدیر و تاخیر کے فرق سے ہر شے سوا خدا کے قوی و لایزال کے فانی ہے۔ یہاں کے غم و الم۔ آہ و بکا شور و غوغا۔ سرت و تاسف۔ چلتی پھرتی چاندن ہیں۔ لہذا سب مورچہ و حواشی فانی و فانی

خیال ہیں۔ سایہ پائے ہیں۔ خواب پریشان ہیں۔

دنیا خوابے است و زندگی دروے خوابے است کہ در خواب بیداری اورا

اسی طرح دنیاوی ترقی بھی منجملہ عوارض زندگی ہے اِنْ كُلِّ لَدَالَةٍ لَّمَّا مَتَاعٌ اُنْجُوْا وَلِلّٰهِ نِيَا۔

پس جبکہ دنیاوی مسرت و دنیاوی ترقی متفرع زندگی ٹھیری تو زندگی ہی کب متقل۔ قیام پذیر۔

ویر پا اور بہر وسعہ کی چیز ہے۔ اللہ بس باقی ہوس اِلَیْہِ یُجْعَلُ الْاٰمْرُ کُلُّہٗ اِیکَ اَنّٰہِ۔

دوسرا جاتا ہے یہی تارنگا اور سلسلہ بند ہے بہر طور وہی حمد و شکر کا سزاوار ہے اوس کی مرضی۔

لطف دآزار ہے۔

دنیا پیچ است و کار دنیا ہمہ پیچ اے پیچ درین پیچ در پیچ پیچ۔

جب پیچ ہے ہم جان چکے مضجہاں کو غم پیچ الم پیچ۔ فرح پیچ طرب پیچ۔

خیاں بآب لطیف یا رنجنگ بہادر! آپکی ذات پر صفات لاریب مصدر صداقت۔ معدن

حکمت مخزن شفقت۔ منبع فیض و برکت تھی۔ آپکے اغیار پر بے نہایت۔ بھی خوابان پر بہ حد رعایت

الحاصل آپکا حسن سلوک تائید احسان عامہ ماوشما کا ئنات من کان ہر ایک کے حال پر یکساں روا

کیسے اعتراف نہ کیا جا۔ مَنْ لَّمْ یَشْکُرِ النَّاسَ فَلَمْ یَشْکُرِ اللّٰہَ اِیّٰہُ نہین تو حضور اس حقیقت

حال کیفیت آل ل سے زبان سے قلم سے نکلے بغیر نہین رہ سکتا۔ گو افکار ماضی و حال تو ختم ہو

ہیں نہ ہونگے جو انگشت نہ سہی مگر طولی اور فقرہ و تحریر سے باہر ہیں تاہم داغ مہاجرت و ہونے

کیلئے یہ سلسلہ بندی کافی ہے۔

چشم تر و دتی ہے ز خمون کو نہ سائیکے لئے کچھ بہانہ چاہئے آئندہ بہائیکے لئے

طرفہ العین میں آپ کے جدائی جو قابلِ ظہار و محتاج بیان نہیں کا شمس نصف النہار عالم
بہر روشن نہان نہیں ۵۔ نہ خوشی اچھی ہے اے دل ملال چھا ہر وہ یا حرجِ حال من رکھے وہی حال چھا
البتہ دل میں نصیب گشتہ کی شکایت ہے اور بے مہر سحر سانی حکایت ہے ۵

دیکھتا ہوں او کی آنکھیں ٹہر ہوئے ناہوں وہ نگاہ ۶۔ جس نگہ نے صبر چھینا ہے دل نا شاد سے
جناب لطیف یار جنگِ باہر! زندگی آبکاری میں ہارا آپکا ساتھ ۲۶ سال آپ کے
دیکھتے دیکھتے بچے سے بچے پان بنگے آپ شہر بہر میں مثل کمانڈر تھے ۲۵ سال ملازمت کی۔
الجہنمیں بغیرِ خوبی حل کر کے کرو گارنے آپکو قلعہ منزل پر نصرت دی فائز المرام کیا۔ اب آپ
بحیثیت فاتح اعظم کے اپنے مفتوح ملک میں با من عافیت السکامۃ فی الوحدۃ آرام
رہیں گے اور ہم مبتلائے قیدِ ملازمت و دعائی تقاریب میں اپنی اپنی بویان بولکر آوارہ دیارِ نگر چلے
پھرتے نظر آئیں گے لیجئے ہم آپ سے جدا ہو کر دافعِ مفارقت لئے جلتے ہوں اور آپکو دے کیا جاتا
ہیں؟ اپنا دل۔ اپنا سارا خیال۔ اپنی جان نثاری۔ اپنی محبت اپنی حسرت بہری نساک آنکھیں ۵
مگر میں وہ وہو گادول پھٹے گا بغیراری سے ۶۔ بہت کچھ درواگین ہے نہ شے و اتان میری
جنابے اصحاب! کاشکار ہوتا ہے غلہ بیسیوں راہین اختیار کرتا ہوا پھر پھر پھر پھر پھر پھر پھر
داخلِ شکم انسان ہوتا ہے یوں کاشت کا مقصد حل ہو جاتا ہے کمانڈر ہمہ تن سعی نگر رہتا ہے قلعہ
فتح کرتا ہے مطمئن ہو جاتا ہے۔ باغبان پودا لگاتا ہے ہزار سعی ثمرہ پاتا ہے خوش کام ہوتا ہے
انسان پیدا ہوتا ہے۔ مختلف انجھیڑوں۔ الجھنوں۔ اور مخلصوں میں جان کی بازی لگاتا ہے
اصل پاتا اور مسودہ ہوتا ہے الحاصل ملازمت بھی زندگی کی ایک بازی ہے فاتح وہی ہے

خوش کام وہی ہے مطمئن وہی ہے مسرور وہی ہے جو عزت و حرمت و عافیت کیساتھ
 اس بار گہران سے سبکدوش ہو۔ جناب نواب صاحب! آپ نے ملک کی آمدنی پچاس لاکھ سالانہ
 سے پونے دو کروڑ کر دکھائی جو ممتاز و نمایان فتح ہے رب لار با بنے شہر یار ادا م اللہ شکر
 کو مطمئن کیا۔ خوش ہوئے خطاب مرحمت ہوا۔ ناظم کی تنخواہ کے برابر ایک ہزار امانہ بلکہ زیادہ وظیفہ
 حسن خدمت عطا کیا۔ آپ تو بغوائے سع سرگرائی گئی منت کش عالم نہ رہے۔
 پنچنت فلاح۔ بنیکر مطمئن ہو گئے مگر کھوج و داغ مفارقت دینا تھا ویدیا۔ اور ہم بغوائے
 پھول بیٹھے کلاوت ہین کلیان بیٹھے سوچت ہین جو دن تم پر میت گئے وہ دن ہم پر آوت ہین
 پریشانی۔ تردد۔ تفکر۔ توش۔ کا شکار بنے۔ بیٹھے ہین۔ کہ نہ معلوم مستقبل میں کیا اقتاد پڑے کیا
 انواع و اقسام کے مصائب شدید اور عجیب العجیب الالم عظیم سے چاروں چار دو چار ہون اور منزل مقصود
 میسر آئے یا نہ آئے۔ معزز حضرات! میرا بیان مطول ہوتا جا رہا ہے۔ سع خراشی کی معافی چاہتا ہوں
 اور اب نہ آگے چلکر ختم کئے دیتا ہوں اس میں ذرا شک شبہ نہیں کہ بے حکم احکم الحاکمین ایک نہ بھی
 بل نہیں سکتا لَا تَتَخَرَّكَ ذَرَّةً إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ لِيَكْ جَفَّ الْقَلَمُ بِمَا هُوَ كَامِنٌ جو کچھ
 شدنی تعاسب کچھ لکھکر قلم خشک ہو چکا۔ دین صورت دم مارنیکا کیا یاد رہو بخیر خاموشی کیا چارہ
 گو نواب لطیف یار جنگ بہادر نے اپنی ملازمت دیرینہ میں بظاہر ملک سرکار پر اسلحا کوئی
 حکومت نہ کی ہو۔ اور صرف جو پاری تنکرا آمدنی سرکار اصنافاً مضامعاً بڑھاتے رہے ہوں۔
 مگر ساتھ ہی قلوب علیا و امتحان کی تنقیر کر کے ضرور حکومت کرتے رہے اور بصداق
 اے عین والو چمن میں یوں گزارہ چاہیے ۛ باغبان بھی خوش رہے راضی رہے میلاد بھی

سبق آموزی فرماتے رہے بھلا اس سے بڑھ کر اور کیا بین ثبوت ہو گا کہ ہمارے قلوب حسینؑ
 اور یحییٰؑ اس نتیجہ پر پہنچ کر ایک دوسرے نتیجہ کی قوی امید بندھتی ہے کہ حضرت مہدیؑ کی زندگی
 آئندہ اور دور ثانی بھی انشاء اللہ فرمادہ ہی ہو گا۔ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيعُ عَمَلٌ مُِّنْكُمْ كَيْفَ
 تَتَابَعْتُمْ فِرَانَ رَسُولٍ صَلَّمَ مَنْ اَعْطٰ حِفْظَهٗ مِنَ الرَّفَقِ اَعْطٰ مِنْ خَيْرِ اللّٰهِ نِيَا وَالْاٰخِرَةُ
 یعنی جس شخص کو ترقی کا حصہ ملتا ہے اور سکون و نیا د آخرت کی بھلائیوں لجاتی ہیں۔ عَلٰہِ الْخَلْقِ
 عِیَالُ اللّٰہِ فَاحْبَبْ الْخَلْقَ اِلَى اللّٰہِ مَنْ اَحْسَنَ اِلَى عِیَالِہٖ! یعنی یوں تو تمام ہی مخلوق
 اللہ تعالیٰ کے عیال ہے مگر سب میں محبوب اللہ کے نزدیک وہ ہے جو اسکی مخلوق کے ساتھ
 سب زیادہ بھلائی کرے پس اب صاحب مہدیؑ نے ارشادات متذکرہ بالا پر مکمل و تاماً عمل کیا
 کیا عجب ہے کہ نفعوائے اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰكُمْ یہ پرہیزگاری اور نیکو کاری اللہ
 لایق امتیاز قرار پائے انشاء اللہ۔ خاتمہ خطبہ ہذا پر میرے معزز مہربانوں! میرے شفیق دوستوں
 آؤ اور میرے ہم نوا بنو۔ ہم زبان ہو۔ میرے آواز میں آواز ملاؤ۔ میرا ساتھ دو کہ جبکہ ہم ہر روز
 ازل خالق کے ہاتھ نفعوائے اِنَّ اللّٰہَ شَرِّیْ مِنَ الْمَوْتِ مُنِیْنَ اَنْفُسُہُمْ وَاَصْوَالُہُمْ یَلٰنَ
 کَہْمُ الْجَنَّةِ غَنَیْتُ اللّٰہُ نے مومنین کے اموال و نفوس فرید ہیں بعبوض نعمائے آخرت ایک
 چمکے اور فروخت ہو چکے ہیں تو اب خالق ارض و سما مالک جن و انس اب صاحب مہدیؑ کو استقامت
 و استقلال کے ساتھ عاقبت سعود و مال محمود اور دیراج دینی مالا مال کرے۔ علہذا مراتب صحت و
 عافیت بلند اور روز و شب میں برکت نازل فرمائے آمین اللہم آمین! کیونکہ ۵
 جسکا آغاز ہو بہتر وہ خوشی ہے بدتر + جسکا انجام ہو اچھا وہ مصیبت اچھی

عاجینا ہے لوی سید محمد تقی صاحب کی خدمت میں بصدلولہ و شوق مبارکباد ترقی یافتہ
پیش کرتے ہیں جناب موصوف کو اپنے زاد ملازمت میں بے شمار مصائب و تکالیف کو عبور کرنا
پڑا اور جزو اعظم استقلال و تقاضا۔ محنت و دیانت کی جو حفاظت کرنی پڑی ہے آخر میں بفرما
إِنَّ اللَّهَ لَا يَنْظُرُ إِلَى صُورِكُمْ وَأَمْوَالِكُمْ وَلَكِنْ يَنْظُرُ إِلَى قُلُوبِكُمْ وَأَعْمَالِكُمْ وَاللَّهُ مَبْصُتُ
الرَّحْمَةِ طِبْنَ يَشَاءُ عَيْنِ اللَّهِ تَعَالَى صورت و تمول کو نہیں دیکھتا۔ بلکہ تمہارا اعمال پر نظر کر کے رزق
تمہارا کشادہ کرتا ہے یہ دن صاحب مدوح کو نصیب کیا کہ خویش و یگانہ کی مسرت کے قطع نظر ہم
اغیار و امتحان تک سرور شادمانی اور فرحت کا احساس کر رہے ہیں۔

For tune favors the brave سچ ہے۔

Labour conquers everything اور درست ہے۔
God helps those who help themselves اور حق ہے۔

خداے منعم کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ ایک نعم البدل جو ہر شناس تجزیہ کارا مانت شاعر بھی خواہ سرکار و دربار
امتحان افسر نصیب ہوا کچھ شک نہیں کہ زندگی ملازمت پر سکون و پرسن ٹیر ہوگی چونکہ وقت تنگ
ہے لہذا میں اپنے اس بیان کو اس دعا پر ختم کرتا ہوں۔

قر و مہر کے دورے ہوں جہان میں جب تک اور جب تک کہ بدلتا ہے خراج عالم

اور جب تک کہ رہے نشوونما کی امید اور جب تک کہ گہر بارے نسیان کرم

یوں ہی ہر سال رہے انکو ترقی کی خوشی میرا مدوح زمانہ رہے شاد و خوشم

نیا دیکش قلعہ عثمان ہتمام بکاری بلکہ انچاج صیفہ افیون المرقوم ۱۴۴۵ھ جب کہ حرم ۱۳۳۶ھ

تقریر منجانب شاہ جرن و ڈسٹرکٹ جرن و اعلیٰ منجانب اب لطیف یا جنگ بہا و خیر مقدم

عاجینا بیج لوی سید محمد تقی صاحب نظام آباد بکاری مالک محروسہ سرکار کا دام اللہ اقبال ہما
حضرات آج یہ جلسہ ہم تہجد داران و ڈسٹریکٹ کے پنج دست کے احسان کاحس شکر ہے
ریخ اسکا ہے کہ جناب نواب لطیف یار جنگ بیٹا اپنے دیرینہ دشمن بہا خدات کا وظیفہ حسن خدمت
لیکھ سکدوش ہو رہے ہیں اور ہم اوس کے تعلق سرکاری سے جلا ہو رہے ہیں جو سالہا سال سے
ہم کو حاصل تھا۔ مسرت اسکی ہے کہ سکار نے جناب بیج لوی سید محمد تقی صاحب نواب ناظم آباد بکاری کو بیٹا
علی علی قابلیت اور تجربہ و استحقاق کے اذکار جانشین مقرر فرمایا۔ صحیح یہ ہے کہ آپ ہی ان خدمت
کے مستحق بھی ہیں اور مؤذن بھی۔ قبل اسکے کہ تقریر آغاز کیجائے۔ ہم ان ہر دو حضرات کی اس
عزت افزائی کے تہ دل سے شکر گزار ہیں کہ ہماری التجا پر اس جلسہ کو اپنی تشریف آوری سے
دینیت بخشی اور ہماری قدر افزائی فرمائی۔

سب سے پہلے اس جلسہ کا مقصد عاجینا نواب لطیف یار جنگ بیٹا جناب
مولوی سید محمد تقی صاحب کے کیما نہ اخلاق بے لوث کارگذاری اور قابل تقلید راجحت
پروری کا اعتراف اور اوس نازک رفتہ تعلق کی توضیح ہے جو متاجون و ڈسٹریکٹ و معاملہ داران
سرکاری اور عہدہ داران سرکار کے مابین قائم ہوتا ہے جسکو باوجود وسیع و ابعاض سرکاری کی فتنہ
کے جناب ناظم صاحب بہادر نے خوش اسلوبی سن فراست اور اعلیٰ اعلیٰ تنظیم کیا تہ جناب جکی نظیر شکیل
نے کی۔ حضرات ان امور کی مکمل توجیہ کیلئے یہ اور ضروری ہے کہ آپ کے عہد نظامت سے قبل کے
ان نظامات آباد بکاری کے کچھ حالات یہی پیش کئے جائیں اور اوس کے بعد آپ کے دوران حکومت
میں اوس وقت کے نقایص کی اصلاح ان نظامات کی تکمیل قدیم اور خاص معاملہ داران آباد بکاری

بہت افزائی اور آمدنی سرکاری کی حفاظت کا جو کارآمد و مفید سلسلہ قائم ہوا اس کا ذکر کیا جاوے۔
 ابتدا میں معاملہ آبکاری مثل دیگر ابواب ہراجی کے ایک ہراجی مدہا بجز مدہ کے
 اضلاع و تحصیل میں آبکاری کا ہراج معمولاً ہوا کرتا تھا۔ قابل لحاظ صرف یہی امر تھا کہ جس نے
 بولی کی قیمت اضافہ سے بولی ادسی کے منظوری دیجاتی تھی۔ معتبری اہلیت اور تجربہ کا بغیر
 نہ کیا جاتا تھا۔ ہراجی احکام اور شرائط جس قدیم طرز سے چلے آتے تھے وہی شرائط برہم کرتے
 تھے کشید شراب کی جا بجا بیٹیان تھیں گلہوہ کی سروا ہی بھی آزادی سے ہوا کرتی تھی
 دوکانات شراب سیدی سے کوئی موضع خالی نہ تھا جس قوت کی شراب چاہو موجود اور
 جاگیرات میں چونکہ حقوق آبکاری حاصل تھے وہاں دیوانی سے بڑ بکر گرم بازاری تھی۔
 متاجرین وقت کا نظم بھی اس وقت کے حالات کے لحاظ سے بگڑا ہوا تھا سرکاری بقایا سے
 اونچا ہو گیا تھا حتیٰ کہ بعض متاجرین کی نسبت ایسے واقعات بھی پیش آئے سرکاری عہدہ داروں
 کی خدمات مستار لیکر انتظام کرنا پڑا غرض اون عہدہ داروں میں ہمارے مدد و نواطفیغ
 بہادر بھی تھے جو پنجاب متاجر صاحب وقت بحیثیت اسپنل تعلق دار آبکاری میدک کار فرما تھے
 یہ وہ زمانہ تھا کہ جبکہ سٹراے جے ڈنلاپ ان تنظیموں کو دیکھ کر جدید اسکیم آبکاری کی فکر میں
 تھے اور اس وقت اونہیں مدیر عہدہ داروں کی ضرورت تھی۔ سٹراے میں سٹراے جے
 ڈنلاپ نے اسکیم آبکاری مرتب کی اور اسکی منظوری بارگاہ خداوندی سے شرف اصدار پائی اور
 اوخر ۱۳۱۲ھ کے اسکا نفاذ عمل میں لانا شروع ہوا۔ یہ ایسی اسکیم تھی جسکی قدر لحاظ حال ملک
 جعفر کجائے کم ہے اور اس کے نفاذ و قیام انتظام و کامیابی میں سنجیدگی اور سہولت سے جن

عہدہ داروں نے علی حسد لیا اور عین سبک پہلے نواب لطیف یار جنگ بٹھا اور ان کے بعد مولوی سید محمد تقی صاحب کا نمبر ہے۔ اس اسکیم کی کامیابی کے نتائج تعجب خیز ہیں جسکی رو سے۔

(۱) جاگیردار صاحبوں کی رضامندی سے جاگیرات کی شراب با دوائی معاوضہ سرکار میں منتقل ہو گئی اور سرکار کو مانا پولی حاصل ہو گئی۔

(۲) شراب کی کشید بجز خاص اجازت یافتہ مقامات کے ممنوع اور جرم قرار دی گئی۔

(۳) فدا بیع فروخت یعنی دوکانا تہ میں اس حد تک کمی لگی جسکی نسبت بقابلہ سابق آج نہ سے بھی کم ہے اور اس قوت کی شراب اور عین فروخت ہونے کی اجازت ہے جو منظورہ سرکار

(۴) کشید شراب کے حلقوں میں تیاری اور اجرائی شراب باقاعدہ اصول پر قرار دی گئی ہے۔

اس موقع میں حلقہ بلدہ کا انتظام خاص طور پر لایق ذکر ہے جہاں شراب بطور ولایتی اور

ولایتی تیار ہوتی ہے اور بلدہ کے بہتی دار جبکو موروثی حقوق سرکار نے عطا فرمایا تھا بعد وفات

ان کے حقوق حاصلہ کے لحاظ سے ان پٹی داروں کو اپنے دوکانا تہ سہ دہائی میں فروخت

کرنے کے لئے اندرون حلقہ شراب کی کشید پر پابند کیا گیا اور ان کے بیسیات بجا و قائم کر کے

یہ ایک سبب حلقہ اور بالکل اسٹیم سے شراب لسی ولایتی تیار اور اجرا ہوتی ہے تقریباً نصف

لٹاکے اضلاع کو یہیں سے شراب لسی کی سہرا ہی ہوتی ہے۔ اس حلقہ کے بنیادی انتظامات

میں مولوی سید محمد تقی صاحب نے جو اس وقت انچارج حلقہ تھے بڑی محنت اور تہائی اور انگریز

اصول کے بموجب قواعد اور طریقے مرتب کئے اور جیسے جیسے اس کے انتظامات میں خوبی کیساتھ

ترقی ہوتی گئی اس سے سڑوٹا کے نزدیک ترقی میں رہے دیگر حلقہ جابین گویا اسی تقلید پر انتظام

(۵) معاملہ گانجہ جو ہر طرح آواز و نفاذ کو محدود و رقبہ جات میں کاشت کرنیکا انتظام کیا گیا اور یہ انتظام بالکلہ جناب لطیف یار جنگ پربا کے تجاویز کے مطابق منظور ہوا۔ جسکا نتیجہ یہ ہے کہ ملک بہرہ میں کسی جگہ ایک سخت بھی گانجہ کا نہیں رہا۔ افیون کے بعد اسی کا درجہ ہے کہ فی روپیہ دو تولہ سے زائد نہیں مل سکتا ہے۔

(۶) افیون کا انتظام پیشتر درآمد و فروخت پر مشتمل تھا اب آئندہ کا ایجنٹ جدا مقرر کیا گیا ہے اور فروخت کا ایجنٹ جدا۔

(۷) خراب کے انتظامات صرف فروخت کی حد تک کہے گئے اور ہر اس ہی خراب طبقہ سے متعلق کی گئی۔ (۸) جملہ معاملات سید ہی خراب مگھوہ۔ افیون گانجہ و سگات سب کے لئے خاص شرائط اور قواعد تجویز کئے گئے کوئی نئے آواز و قیود شرائط نہیں رکھی گئی۔

(۹) پر وادہ جادو کاٹا راہداریات نقل و ارسال اشیائے نشئی سب پابند قواعد کئے گئے۔ عرض بہانہ مسئلہ۔ جسے ڈنلاپ تمام انتظامات نواب لطیف یار جنگ پربا کے مفید کام آمد مشورہ و انجام پائے تھے اور مشاجرین کی اعانت بھی اس جدید دور انتظام میں انہیں کے مشورہ اور ترغیبات سے ہوا کرتی تھی۔ یہی خصوصیات تھے کہ سٹوڈنٹس کے کشنری آبکاری کیلئے نواب لطیف یار جنگ پربا ہی کا انتخاب کر کے سکار سے منظوری حاصل فرمائی اور وہ بار بار تملطف کیسا تھے نواب صاحب موصوف کو اپنا درست راست فرمایا کرتے تھے۔

عرض یہ انتخاب جواب ثابت ہوا نواب صاحب موصوف نے کشنری آبکاری کو جقدر عروج پر لایا اور جدید اصلاحات فرماتے رہے اور جس مستندہ رقمی اضافوں کے ساتھ انتظامات کو ترقی دی۔

اوسکا ثبوت سرکاری ریکارڈ اور رپورٹ ہائے نظم و نسق سالانہ سے ہو سکتا ہے۔

حضرات مشترکہ آبکاری حکومت کے اونسحبہ جات میں سے ہے جسکے انتظامی حیثیت سے درست کیلئے بڑی دور بینی اور غور و فکر کی ضرورت ہے یہاں سیاسی عمل اور حکومت درکار نہیں ہے بلکہ بلحاظ نوعیت کا حسن تدبیر اور تجارت کے اونسحبہ تمام محاسن و معائب کی واقفیت ضروری ہے جن پر معاملہ داری کا شیرازہ قائم ہے اور جسکا تعلق اعلیٰ داغی اور گہری نگاہوں سے ہے۔

نواب لطیف یار جنگ جیلانے اسکو بطرح سبھا اور سلجھایا ہے وہی جناب مدد و مح کی حکومت کا اصلی کارنامہ ہے قدیم اور معتبر اور ماہر فن متاجرین کا اثبات قیام اور انکے ساتھ حسن سلوک اور تاجدار مسکان بپابندی ضابطہ معاملات کی اجرائی کے سہولتوں کی فراہمی آپکا عام انداز عمل تھا جسکے لئے صرف الفاظ تشکر و امتنان یقیناً کافی نہیں ہیں۔ ہمارے دل اسکو محسوس کرتے ہیں اور ہمیشہ محسوس کرتے رہیں گے۔

اس موقع پر یہ عرض کرنا بجا نہ ہو گا کہ آمدنی جو اس حد تک پہنچ گئی ہے گو اوس کے پہنچانے والے ہم متاجرین ہی تھے اور ہماری یہ کوشش شامل تھی کہ جدید اسکیم آبکاری کو روبراہ لا کر دکھائیں لیکن اضافہ آمدنی کے اسباب میں نواب لطیف یار جنگ بہادر کے قیمتی تدابیر و حسن انتظام اور انکی دیانتداری و خوش خلقی وغیرہ کو کامل دخل رہا ہے یہی وجہ تھی کہ وقتاً فوقتاً کشادہ دلی سے اضافہ ہوتا گیا۔ اضافہ کثیر کے ساتھ ساتھ بدھنگامیوں اور امراض مہلک کے دوروں میں بوجہ پریشانی رعایا ہم متاجرین سخت نقصانات بھی برداشت کئے لیکن یہ بھی صاحب مدد و مح نے مختلف تدابیر سے سرکاری آمدنی کو کوئی جو کم نہ ہونے دیا

مثلاً سال ۱۳۳۵ء میں مسلسل قحط کے باعث ہم متاجروں نے موجودہ معاملات میں سالا پچاس لاکھ تک معافی و مجرا داشت چاہی تھی اور پیشگاہ صدارت غلطی سے بغرض لحاظ و توجہ ہم بھی شرفیاد پایا تھا مگر مدوح الصدور نے بجائے معافی کے اسطرح غلطی کی تجویز نکالی کہ مدت قہد کے ختم کے بعد تویج کا وعدہ فرمایا چنانچہ حسبِ عدہ توسیعات مرحمت ہوئے لیکن معافی ایک جسم کی بھی گوارا نہ کی اسی قسم کے اور نوڑ جوڑ نیز مراعاتی سہولتوں کی وجہ سے ہم متاجروں نے سنبھلے اور کڑوڑا روپیہ جمع سرکار کئے اور کرتے جا رہے ہیں حقیقتاً اس مدعو ج تک کامیابی کا سہرا ہمارے مدوح نواب لطیف یار جنگ بہا کے سر ہے کہ انہیں کی سپرستی اور قیمتی امدادوں کی نکتہ رس نگاہ (جو ہمیشہ ہر معاملہ کے نشیب و فراز اور جبر نقصان کے طرف متوجہ رہی) کے ثمرات ہیں کہ دن و دن ترقیات ہوتے رہے اور یہو بھی آغوش عافیت میں رکھا۔

یہ ہے نواب لطیف یار جنگ بہا کی حقیقی کارگزاری جس نے ترک منشیات کے دھپ سے تباہ میر سے ملک اور انتظام آبکاری کے نقطہ نظر سے حکومت کے اس شعبہ کو ہمیشہ کے لئے اپنا زیر بار احسان بنا لیا اور باوجود اسکے آمدنی سرکاری میں روز بروز ترقی ہوتی رہی اور یہ وہ نقوش ہیں جنکو تغیرات زمانہ کے نامتناہی سلسلہ اور حوادث کے غیر معمولی اثرات بھی نہیں مٹا سیکئے جیسا کہ کہا گیا ہے۔

بخت است بر جریدہ عالم دوام

کے عیوض آپ کے متعلق صحیح طور پر کہا جاسکتا ہے کہ۔ بخت است بر جریدہ عالم دوام۔

اسی طرح جنابے لوی سید محمد تقی صاحب جنہوں نے حسبِ فرمان شاہی خاص تعلیم

آبکاری مدراس میں پانی اور شلے سب سے ڈنڈا لپے نواب لطیف یار جنگ بہا کے تحت

سالہ سال زمرہ داری سے کام انجام دیا جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے خاص طور پر حلقہ ناراین گوڑہ کے انظامات کو کامیاب بنانے میں بیحد دلچسپی سے کام کیا جس سے ہر وقت مورد تحسین رہے اور حلقہ ناراین گوڑہ اپنے بیرونی و اندرونی انظامات کے نسبت بزبانِ حل آپ کے خوبی تعلیم و سعی عمل کا اعتراف کر رہی ہے ایسے تعلیم یافتہ اور ذی تجربہ عہدہ دار نواب صاحب صوف کے جانشین ہونے سے ہم کو بلکہ کل سرشتہ کو بہت مسرت ہے۔ مزید مسرت یہ ہے کہ صاحب مدح ہم سے غیر متعارف نہیں ہیں وہ ہم کو اچھی طرح جانتے ہیں اور ہماری خوش ماہلی سے واقف ہیں بہر حال یہ ہماری اور سرشتہ کی خوش قسمتی ہے کہ پہلے افسران سرشتہ جن اوصاف متصف رہے ان کے جانشین بھی انہیں اوصاف ملو ہیں بقول ایک شاعر کے ع

پہ نشست آفتابے بر جائے آفتابے

ہم کو یقین ملی ہے کہ ہمارے معاملات کے سنبھالنے میں جن تدابیر و سہولتوں سے عہدہ داران موصوف الصدور جائز اعانت فرماتے رہے ان کے مبارک زمانہ میں بھی اسی نقش قدم پر ہمارے معاملات اطمینان سے چلتے رہیں گے۔ بالآخر بصدق ولہم و عاکرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ موصوف الصدور عہدہ داروں کو اور ان کی آل و اولاد کو ہمیشہ خوش رکھے۔ اور ہمارے اہل و عیال و خدو کن اور صاحبزادگان بلند اقبال صاحبزادیاں فرخِ فال کی عمر و دولت میں ترقی عطا فرمائے اور ان کی ریاست ابد الابد و سرسبز و شاداب ہے آمین۔

آخر میں جملہ معززین جلسہ کا ہم شکریہ ادا کرتے ہیں کہ شرکتِ جلسہ کی تکلیف گوارا فرما کر جلسہ کی رونق بخشی کی اور شاد کام فرمایا فقط

تقریر جناب نواب لطیف یار جنگ بہادر

جناب تہدار صاحبان سرکار عالی۔ میں خصوصیت سے آپ حضرات کی خدمت میں عرض کروں گا کہ جب معاملات سرکاری کی مدت ختم ہوتی تھی اور میں انتظام شروع کرتا تھا تو میں اپنے فرایض سرکاری پر مجبور ہو کر سرکاری حقوق اور واجبی قیمت معاملہ پر اڑ جاتا تھا اور ایسی کشمکش ہوتی تھی جیسا کہ ایک رقیب میں ہی آپ لوگوں کا ہون۔ اور انتہا درجہ تک کشیدگی پہنچ جاتی تھی اور جب میں سرکاری حقوق کی حیانت کر چکتا تھا اور کسی ایک کے جکادہ مقدار میرے تصور میں ہوتا تھا دینے کا ارادہ کرتا تھا تو بعض دفعہ یا ہی رقابت کی بھی بوجہ ہر جاتی تھی میں نے دوسرا شخص اس کا دعویٰ دہر جاتا تھا۔ اور میں ایک بحر حیرت میں غوطے کھانے لگتا تھا میں حیران ہوتا تھا کہ کس کا ساتھ دوں۔ آخر میں اپنی کج رجحان سے ایک صاحب کو مستحق و مرجع خیال کر کے اسکی ادا کرتا تھا تو دوسرے حضرات مثل ایک رقیب کے میرے ساتھ آواہ ہو جاتے تھے میں یہ عرض کروں گا کہ وہ میرے ساتھ دلی نفرت یا تنافس سے پیش نہیں آتے تھے مگر دے سخن میری طرف ہوتا تھا اور دو جنگجو دعویٰ دار حضرات کے بیچ میں میں آ جاتا تھا اور طرفین کے ہر قسم کے طعنے کو برداشت کرنے ہوتے تھے یہاں تک کہ تصفیہ کر لیتا تھا کہ اب ان حضرات سے ایسی کشیدگی ہو گئی ہے کہ قیامت تک صلح نہ ہوگی مگر جب معاملہ کا قطعی تصفیہ ہو گیا تو یہ سب امور نسیا نسیا ہو جاتے تھے اور آپ میں ہر ایک صاحب دوسرے سے اس ناگوار اتفاقی کشاکش کی معافی چاہ کر حقیقی بہائیوں کا بڑنا د کرنے لگتے تھے اور ہر جماعت مجھے اور میرے تصفیہ کو ایک غلط اور وقعت کی نظر سے دیکھنے لگتی تھی اور علوم ایسا ہوتا تھا

یہ تصفیہ خود انہیں حضرات نے کیا ہے اور فضل الامر بھی ایسا ہی تھا کہ میں عاجز ہو کر عرض کرتا تھا کہ آپ سب حضرات صاحب فراموشی مہذب اور متعجب شخص ہیں آپ خود باہم بطور ثالثی کے اپنا فیصلہ کر لیجئے میں اوس کی کونافذ کروں گا اسلئے حقیقت وہ انہیں حضرات کا تصفیہ ہوتا تھا حکومین تعیل کنندہ کی حیثیت سے جاری کرتا تھا۔ میں سرکاری حقوق کی حد تک تو ایک حاکم کی حیثیت تک ضابطہ رہتا تھا اگر اوسکی صیانت کے بعد میں خود اپنے آپ کو ہر حیثیت سے ایک بیوپاری شمار کرتا تھا۔ اور ۲۴ گھنٹہ یہ سمجھتا تھا کہ مجھ کو سرکار نے واجبی خدمت اور امداد کے لئے خدمتگار رکھا ہے کیونکہ یہ قائم مقام سرکار ہیں اور انکی سلامتی میں سرکاری معاملات اور خزانہ کی سلامتی ہے وقت پر پوری رقم بھی وصول ہوگی اور آئندہ اضافہ بھی آدے گا۔

۱۳۳۰ء کی جس کشاکشی اور قحط سالی کا اپنے ذکر فرمایا ہے وہ حقیقت مجھ پر آپ پر ایک سخت اور مشکل کا وقت تھا جبکہ آپ سب حضرات نے یکدل ہو کر بشل جمع مجھے گھر پر گھیر لیا تھا اور میں تہید کے بعد عرض کیا تھا کہ اگر اس سال بارش نہ ہوئی تو ۶ مہینے کی کمی میں پورے ۱۶ سرکار سے عجز و اخت و لاؤنگا سرکار رحمدل ہے ظالم نہیں۔ اور ختم مدت پر اس تلافی مافات کے عیوض آپ کو توسیعات ہی دے جاؤں گے۔ الحمد للہ اوس وقت آپ حضرات کی معاملہ فہمی اور دور اندیشی سے ایک ایسا معتد فیصلہ ہو گیا کہ سرکار بھی صلاحتہ سالانہ کے عجز و اخت سے بچی اور آئندہ معاملات کے لئے سے آپ ہی نقصان سے محفوظ رہے۔ اسی طرح کی کشاکشی بار بار معاملات میں پیش آئی سان واقعات سے میں ہمیشہ مترو دور رہا کہ ان حضرات کی بار بار دھکائی ہوئی۔ اور دلجوئی کے ساتھ پوری امیدوں کو میں پورا نہ کر سکا۔ لیکن آج مجھے معلوم ہوتا ہے کہ میرے

عیوب مترودہ کو آپ صفات حمیدہ شمار فرما رہے ہیں سچ ہے کہ ۵
 دیدہ احباب چو بینا بود در شمر و گر چہ کم مینا بود
 حضرات سچ ہے کہ ۶ ہر کوزہ بدون تراود کہ در دوست

یہ میرے اوصاف نہیں ہیں بلکہ آپ حضرات کے اوصاف حمیدہ اور شرافت ذاتی ہے
 خدا کا شکر ہے کہ میرا اور سٹرنڈاپ آنجہانی کا مغز زوی عزت و بات کے کچے آبرو کے بہرہ و تجرک
 اور شریف اور معاملہ فہم قہر دار و نکابت سالہ انتخاب جو محض سرکاری مقاصد و اغراض سے کیا گیا
 اور جو آج تک نہان تھا اسوقت عیان طور پر بار آور ہو گیا۔ در حقیقت یہ آپ حضرات کے ذاتی
 صفات اور امتیازی جوہر ہیں ورنہ من انعم کہ من دانم۔ میں سچے دل سے عرض کر دینگا کہ جو کچھ
 آپ حضرات نے سرکاری معاملات میں میرے زمانہ میں سجا بڑاؤ فرمایا ہے وہ ہی میری عزت اور
 سرکاری خزانہ بڑھانے کا موجب ہوا۔ یہ بھی اصول مسلمہ ہے کہ جو عمل سرکار کے ساتھ صداقت قلب سے
 کیا جاتا ہے اور سکا نتیجہ اپنے نفس اپنے بہائون اور اولاد و احفاد کے واسطے شمر ہوتا ہے یہی
 وجہ ہے کہ بفضل خدا آپ اپنی نیک نیتی کی بدولت کم و بیش ہر شخص اپنی حالت میں سرسبز والا
 مال ہے اور بفضل اسوقت تک کسی کو ایسا نقصان نہیں پہنچا جسکی تلافی نہ ہو سکی ہو یہ میں
 نہایت اوسکے آپ حضرات کے اپنی ہٹ دہرمیوں اور حقوق سرکاری کی کشاکشی اور اسوقت
 کی دانستہ فسادانہ بے ادبی و کمزوری اخلاقی و عملی کی معافی کا خواستگار ہوں۔ آپ حضرات کے
 یہ جلیلہ و اظہار بہرہ روی نے یقین دلا دیا ہے کہ ان سب کو اپنے خلوص دل سے معاف فرمائیں
 اسلئے میں نہایت خلوص دل سے آپ حضرات کا تشکر و اتنان عرض کرتا ہوں اور سب

حضرات کیلئے آئندہ کی سرسبزی و بار آوری کی دعائے نیک بارگاہ ایزدی میں عرض کرتا ہوں
خدا قبول فرمائے۔ آپ حضرات مسٹر ٹنلپک بھمانی کا ذکر فرمایا ہے انکے اوصاف اور ہم سب
سرسبزی کی یاد خصوصاً میری ذات کیساتھ اسوقت برقی کی طرح کوند گئی ہے انکے دل میں
ایک بریک آجکاری کا انتظام جوش زن تھا مگر اذکو موقع نہ ملا تھا اتفاق سے حزانیا صاحب
کے چار اضلاع کا بگڑا ہوا انتظام آجکاری کی اصلاح کا معاملہ پیش ہوا اور تین تعلقہ داران سیشنل
کا انتخاب ہوا۔ اسوقت اتفاق وقت سے ع قرعہ خال بنام من دیوانہ زوند۔

وہ انتظام تو ۱۳۱۳ھ تک ختم ہو گیا مگر ضلع میدک کو اتفاق سے کامیابی ہو گئی۔
۱۳۱۴ھ میں میدک کا انتظام بطور مانی حسب الحکم مسٹر ٹنلپک جدید طریقوں پر کر کے اوس کے
نتائج حیرت خیز و سحر آمیز ہیں نے پیش کئے تو فوراً ہی مسٹر ٹنلپک نے مجھے اپنے ہاتھ میں
لیکر مالک محروسہ سرکار علی کی آجکاری کا انتظام شروع فرمایا۔ امد میں نے چاروں طرف
بلدہ کے چار حلقہ جات بٹیاں نذرانہ کیلئے منتخب کئے انہوں نے صرف ایک ہی حلقہ
ناراین گوڑہ کا قرار دیا جسکی تکمیل مولوی سید محمد تقی صاحب کے ہاتھ سے ہوئی اور رفع رقا
و وصول مانا پولی کی غرض سے جاگیرات و مقطوعہ جات و پائیک گاہ وغیرہ کی معاملات شراب و
انیون و گانجہ بالمعاوضہ حاصل کئے گئے اور ضلع اطراف بلدہ علاقہ صرغیہ مبارک کی آجکاری
بھی پیگاہ سے تفویض ہوئی۔ اور جدید انتظامات سرگرمی سے شروع کر دیئے گئے۔ مسٹر ٹنلپک
حالات و صفات جو اسوقت بیان ہوئے ہیں یا اپنی رپورٹ مطبوعہ ۱۳۲۹ھ کے فقرہ (۶۷)
میں درج کر چکا ہوں وہ ”از صدیکہ“ محض الفاظ ہیں حقیقی طور سے قلمبند نہیں ہو سکتے ہیں

درحقیقت یہ ایک خاص ہستی بے نظیر تھی جسکا سرشتہ آبکاری پر سب پہلا احسان انہوں نے اپنے عمل میں نہایت نتائج خیر اور حیرت انگیز کاموں کی بنیاد رکھی اور سرشتہ آبکاری کو میرے تفویض کر کے چند نصاب اور ہدایات کے ساتھ رخصت ہو گئے۔ اسکے بعد میں ان کے بدل اور صحیح جانشین مسٹر وکیفیلڈ کی صفات کا یہی دل سے قایل ہوں جسکی صداقت اور خیر خواہی نے ان دنوں ابتدائی بنیادوں کو مضبوط و مستحکم کیا۔ اور ہمیشہ ان تدابیر کو جو ہر پہلو سرکاری آمدنی اور رعایا کے حق میں مفید تھے بلا کسی تاہل کے قبول فرما کر زینہ کامیابی پر پہنچایا۔ ان دونوں حضرات نے مجھ سے اور آپ حضرات سے ایک سچی محبت اور عزت سے کام لیا اور ہر عہدہ کام میں میری عزت کی اور میرے وکلوٹریا یا اسٹے میں ان دونوں حضرات کا فکر گزارا ہوں اور انکی یاد دہرتے دم تک نہ جائیگی۔ جو قدر انکی قدر و عظمت کیجائے وہ تھوڑی ہے حضرات زید و عمر و بکر باہمی تغضیل رکھتے ہیں اور سرکاری کام اپنے عقل و عقیدت کی حد تک چلا گئے اور آئندہ چلا دینگے مگر بیج یہ ہے کہ سرکار کے اقبال اور سایہ عاطفت اور صدر عہدہ و امان و ارباب حل و عقد کے امداد کی بدولت کچھ نتائج مفید سرکار در رعایا مجھ سے بے اختیار سزد ہو گئے مگر حاشا و کلام یہ میری ذاتی خوبی اور خود ارضیاری صفات نہیں بلکہ یہ محض اللہ کا فضل اور ظل اللہ کا اقبال اور ملک کی قدر دانی تھی جو ظہور پذیر ہو گئی۔ سرکار و ام اقبال ہم نے جو مجھ سے بے ایمہ سچیری کی عزت افزائی و قدر دانی و خدام نوازی و نمائی وہ میری حیثیت اور حالت سے بہت زیادہ ہے میں اپنے مالک کے حق میں بجز دعائے از دیاد و دولت و اقبال و درازی عمر و ارتقاء جاہ و جلال کے اور کیا پیش کر سکتا ہوں میرے مالک کی حقیقی عنایات سے ایک خاص عنایت مجھ پر اور آپ سب پر

یہ بھی ہوتی ہے کہ میری جگہ مجھ سے بہتر اور بچہ کار و تجربہ کار کو لینے جناب نے لوی سید محمد تقی صاحب کے اس کام کیلئے منتخب فرمایا انکی اخلاقی و علمی ہمہ اقسام کی جو تعریف آپ حضرات نے کی ہے۔ میں صداقت اور اقرار صلح کے ساتھ اسکی شہادت دیتا ہوں کئی الواقعہ وہ صحیح طور پر صفات و اخلاق حمیدہ سے مملو اور متصف ہیں انہوں نے نیا بیٹے پہلے ہی اور زمانہ نیابت میں جو جو اصلاحی کام کئے اور مشورے مجھے دئے ہیں اور مکالمین دل سے معترف اور مشکور ہوں اسوقت مجھے سٹر ڈنکاپ صدر ناظم مال پنجابی کا وہ مقولہ یاد آ گیا ہے کہ لطیف خان آبکاری میں کام آچکا اور تمام ہمارا۔ اسی سچے مقولہ کو میں سچے دل سے دہرانا ہوں کہ کام مولوی سید محمد تقی صاحب کا اور نام ناظم صاحب کا۔ سچ یہ ہے کہ یہ صاحب موصوف کی نسبت آپ حضرات کے جو خوبیاں انکا کارنامہ بیان کے منطبق بیان کیا ہے اُس سے میں حرف بحرف متفق و شاہد ہوں۔ میں دل سے دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس مشکل اور پیچیدہ کام میں مولوی سید محمد تقی صاحب کی مدد فرماوے اور آبکاری کی کشتی کو بخیر و امان سے پار آتا رہے میں آپ حضرات تہجد داران آبکاری کا بزرگوار اہم تعارف جناب یہ صاحب موصوف سے کراچکا ہوں کیونکہ وہ ہر صاحب کی اصلی حالت مجھے زیادہ نہیں تو برابر ضرور واقف ہیں۔ میں آپ حضرات کی خدمت میں نہایت ادب سے عرض کروں گا کہ آپ اذکی اطاعت و فرامہماری و سرکاری خیر خواہی کو ہمیشہ پیش نظر رکھ کر انکے مساعی جلیلہ میں مساعی رہ گئے تو بفضلہ اذکی شفقت اور عنایت دیسی ہی ہر معاملہ وارنیک کردار راست باز و پرمافزون ہوتی جائیگی۔ اور کل حضرات اہم میرے زمانہ سے بھی زیادہ اطمینان اور خوشی سے بسر کرینگے نیز اس موقع پر نہایت خلوص سے یہ بھی عرض کروں گا کہ تہجد دار و کما یہ منتخب عناصر آبکاری کی

ترقیات اور اصلاحات کا روح روان ہے اور انہیں کی بدولت ہم نہایت سہولت سے مدد و سہولت کے درمیانی مراتب کو طے کرتے آئے اور بتدریج آئندہ ایک دن اپنے منزل مقصود کو پہنچ جائیگے پس جیتک یہ منتخب جماعت راہ راست پر رہے اسوقت تک کہلو انکے ساتھ رہنا چاہیے کہ یہ ہماری کامیابی کا ایک کمل آلہ ہے یہ درحقیقت ہمارا آئندہ راستوں کے ہموار کرنے اور منزل مقصود تک پہنچانے کے ذمہ دار انجمن ہیں کہ ان سے مشورہ بھی ملتا ہے اور معاملات کے چلنے میں مدد بھی ملتی بہر حال اس طرز عمل میں سٹوڈنٹس کے قدم بقدم چلا اور آئندہ بھی مجھے ایسی ہی امید ہے کہ سرکار اور رعایا کے فوائد کو مد نظر رکھتے ہوئے انکی واجبی امداد ہوتی رہے گی۔ آؤ۔ آپ حضرات اور ہم سب اپنے الٹا مل سبائی کے حق میں حلوص ل سے دعا کریں جن کے فیض مبارک سے میرا انتہائی فائدہ اور اب مولوی سید محمد تقی صاحب کا یہ سب سرکار دام اقبال ہم کی پرورشات شادانہ اور احسانات پامان ہیں کہ جو ہر آن اور ہر گھڑی بے طلبہ بغیر سوال ہوتے رہتے ہیں اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہرگز کافی دام اقبال ہم و صاحبزادگان بلند اقبال کی صحت و سلامتی و ازدیاد و عروا اقبال و دولت و حکومت میں روز افزون ترقی بخشے۔ آمین ثم آمین۔

تقریر جو ابی جناب مولوی سید محمد تقی صاحب ناظم آبکاری

آپ حضرات نے جن الفاظ میں میری تعریف کی ہے میں اس کا بید شکور ہوں کہ آپ کو میرے ساتھ اس قسم کی خوش اعتقادی ہے۔ میں بہت کچھ کہنا چاہتا تھا لیکن اب موقع نہیں ہے اسلئے کہ نماز مغرب کا وقت ہو گیا ہے لوگ نماز کیلئے عجلت کر رہے ہیں اسلئے علامہ جناب بے لطیف باجگ بہانے جقدر تفصیل کیسا تقریر فرمائی ہے اسلئے سماعت فرمائیں گی آپ لوگوں نے دیر تک

مکلف گوارا فرمائی ہے اور میں اوس زیادہ کچھ کہنا نہیں چاہتا میں اُمید کرتا ہوں کہ آپ لوگ
 جملہ نواب صاحب موصوف کا ساتھ دے ہن میرا بھی ساتھ دینگے آپ لوگوں نے جو تعریف
 میری کی ہے وہ درحقیقت نواب صاحب موصوف کی تعریف ہے۔ آخر میں میں آپ کا شکریہ ادا
 کرتا ہوں اور اپنی تقریر ختم کرتا ہوں۔

تقریر خاتمہ لوی خواجہ محمد فیاض الدین خان صاحب قلعہ دار آبکاری ضلع میکہ
 معزز حاضرین جلسہ۔ آج سے قبل متعدد جلسے عالیجناب اب لطیف یار جنگ نے بنا ناظم آبکاری کی
 تقریر دہائی اور آپ کے سچے جانشین عالیجناب مولوی سید محمد تقی صاحب کے خیر مقدم میں ہو چکے
 ہیں جن میں کوشش کی گئی کہ صاحبان موصوف کی کارگزاریاں اخلاق حسنہ اور اوصاف حمیدہ
 وغیرہ بصراحت بیان کئے جائیں اور بہت کچھ حالات و واقعات بیان بھی کئے گئے لیکن میں
 خیال کرتا ہوں کہ ان کی مثال سمندر کے مقابلہ میں ایک قطرہ کی بھی نہیں۔ حقیقت یہ
 ہے کہ نہ تو یہ ممکن ہے کہ تمام محاسن اوصاف بیان ہو سکیں نہ مجھ میں جامعیت کے ساتھ
 بیان کرنیکا حوصلہ ہے اسلئے میں اپنی بساط کے موافق چند مختصر جملے عرض کر نیکی چاہتا ہوں
 معزز حضرات! آج سے چوبیس سال قبل ۱۳۱۸ھ میں جب حکم سرکار دفتر آبکاری ضلع

میکہ صرف پانچ نفوس کی مختصر جماعت کیساتھ قائم ہوا جن میں افسر اعلیٰ عالیجناب نواب
 لطیف یار جنگ بہادر تھے آپ نے اپنی مدبرانہ حکمت علمی اور حکیمانہ پالیسی سے اس مختصر جماعت
 کے ساتھ ایسی مستحکم بنیاد قائم فرمائی جس پر آج ایک ایسے سررشتہ کی عالیشان عمارت قائم ہے
 جو سلطنت اصفیہ خلد اللہ ملکہ میں بلحاظ آمدنی دوسرے نمبر پر ہے اور جو خزانہ شاہی کا ایک قوی بازو ہے

جب مرزا فیاض علی خان مرحوم تہہ دار سے معاملات آبکاری کا انتظام نہ چل سکا مرزا صاحب
کے ذمہ سرکاری کثیر بقایا ہو گیا تو معاملات آبکاری ہر سرکاری نگرانی قائم کر کے بذریعہ مختص
شکیداروں کے راست رقم وصول کر لیا انتظام کیا گیا۔ لیکن وصول بقایا تو کجا نصف سے زیادہ قسط
جاریہ بھی وصول نہ ہو سکیں علاوہ دوسرے اضلاع کے بقایا کے صرف ضلع میدک کی مقدار بقایا پونے
دو لاکھ روپیہ پر پہنچ گئی۔ ایسے پر آشوب اور غیر منظم زمانہ میں گہڑے ہوئے معاملات آبکاری ضلع
میدک کی باگ نواب صاحب مدوح کے مضبوط ہاتھوں میں سرکار نے دی۔

حضرات یہ نواب صاحب موصوف ہی کی حسن تدبیر ارادہ مستقل کی دیانت اور جان
کوششوں کا نتیجہ تھا کہ جب مرزا صاحب موصوف کی مدت تہہ ختم ہوئی تو سرکاری پونے دو لاکھ
روپیہ بقایا مع چالو اقساط کے بمیاب تھا۔ اور مزید ایک لاکھ چہترہ سو روپیہ کی خطیر رقم دوسرے اضلاع
کے بقایا کے لئے خزانہ سرکاری میں محفوظ تھی۔

معزز حضرات۔ ابتدائی انتظام کے استحکام میں شاقہ محنتوں کیساتھ موسم گرما کے تمام
تمام دن تنقیح و نگرانی میں اور آدھی آدھی رات سے زیادہ متناجر میں کے ساتھ بحث و مباحثہ
تصفیہ حسابات و نمائش میں بطرح آپ خود گذارتے تھے ہم ماتحتین سے بھی کام لیتے تھے
اسپر بھی کام سے فائدہ ہونے کے بعد عالمانہ اور حکیمانہ طریقہ سے آپ کا سبق آموز اور پر لطف
انداز بیان ہم ماتحتین کی کلفت دور کر کے جوش و محنت سے کام کرنے کا تازہ شوق پیدا کر دیا
تھا یہ باتیں آج خوابے خیال معلوم ہوتی ہیں۔ ایک ناواقف شخص ان امور کا بالکل احساس
نہیں کر سکتا کہ ابتدائی مراحل میں کن دشوار گزار گھاٹیوں سے راہ پیما کی کرنی پڑی ہوگی۔

اور کن انوکھی تدابیر سے جدید انتظام کی بنیادوں کا استحکام کیا گیا ہوگا۔

حضرات۔ یہ نواب صاحب موصوف ہی کی قوت اجتہادی اور عالی دماغی کا ثبوت ہے کہ ضلع میدک کے جو معاملات آبکاری سالانہ ساڑھے تین لاکھ روپیہ میں نہیں چل سکتے تھے آج تقریباً ۷۰ لاکھ روپیہ سالانہ پر بخش سلوبی چل رہے ہیں اور بشمول صرف خاص مبارک وغیرہ جملہ آمدنی سالانہ تقریباً ۱۵۰ لاکھ ہو گئی ہے۔

حضرات نواب صاحب موصوف ہی کی خوش انتظامی محنت و دیانت اور ان تہک کار گزاروں کے اعتماد پر سسٹرنپ انجمنی نے ختم مدت تہد کے ساتھ ہی منظوری سرکار انتظام آمانی کا آپکو حکم دیا اسکی کامیابی اور سہ چند رقم پر انتظام اور بیباق نتیجہ وصول کو دیکھ کر اسکیم جدید آبکاری کا کام سسٹرنپ نے آپکی امداد و رائے سے شروع فرادیا جسکا خیال عرصہ سے انکے دماغ میں جوش زن تھا۔ سب سے پہلے آبکاری صرف خاص مبارک علاقہ دیوانی میں منتقل ہو کر اس کا سہ ربع ضلع میدک میں شامل کیا گیا اور اسکے بعد گانجہ کا جدید انتظام بھی آپ ہی کے تفویض ہوا جس سے ملک میں کی کاشت گانجہ مسدود ہو کر صرف محدود رقبہ میں گانجہ کی کاشت شروع ہوئی اور محصول قائم ہو کے گودام سرکاری سے بعد وصول محصول گانجہ کی سربراہی ہونے لگی غرض جملہ انتظام کامیاب ثابت

منزل حضرات! تہدی انتظام کا آبکاری کے انتظامات میں ابتدائی درجہ ہے جسکے بعد اصلاحی مارج طے کرتے ہوئے آخری منزل مدراس سسٹم یا بیٹیک درخت داری انتظام کی آتی ہے ابتدا میں اگر درخت داری انتظام جس سے رعایا اور مستاجرین واقف نہوں جاری کر دیا جائے تو اس میں ہرگز کامیابی کی توقع نہیں ہو سکتی اور لازماً آمدنی سرکاری بھی خطر میں پڑ جاتی ہے اسی وجہ سے

نواب صاحب مدد کے دور اندیش اور ذمہ داری مانع نے جدید شرائط کیساتھ اصلاحی تدبیریں شروع فرمائیں۔ امانی انتظام موضع واری پٹی واری بھی انہی درمیانی طبع میں ہے تاکہ جبے علیا و متاجرین کے قلوب میں اصلاحی و در کی خوبیوں سے واقف ہو جائیں تو یہ تدبیریں منبر اندازی سٹیم کا عمل شروع ہوئے اس تجربہ کیلئے ضلع میدک ہی سے کام شروع کیا گیا اور نواب صاحب موصوف کے مبارک ہاتھوں سے اسکو کامیابی حاصل ہوئی۔ حضرات ضلع میدک اطراف بلدہ اور انتظام گانجہ کے علاوہ جو بالراست آپ کے تفویض تھے کل ملک سرکار عالی کا انتظام آبکاری مسٹر ڈنلا کے اجلاس پر آپ ہی کی ماے و مشور سے انجام پاتا تھا اسطرح کئی سال پیشتر سے آپ علما نظامت آبکاری کے فرائض کی انجام دہی میں مصروف تھے بالآخر ۲۳ سنہ میں مسٹر ڈنلا کے ریٹائر ہوئی کے ساتھ نظامت آبکاری کے عہدہ جلیلہ پر آپ کو ضلع میدک ہی سے ترقی بخشی گئی۔ جہاں آپ نے صرف بلحاظ عہدہ ملک سرکار عالی پر حکمرانی کی بلکہ اپنی عادت قدیمہ کے مطابق مدد عایا۔ متاجرین اور ملازمین کے قلوب پر حکومت فرمائی۔ یہی سچی اور لازوال حکومت ہے اور یہ امر ضلع میدک کے لئے باعث عز و افتخار ہے۔

نظامت آبکاری کی کارگزاریوں اور حسن انتظام اضافہ آمدنی سرکار کے واقعات اظہار میں اس ہیں کہ اصلاحات جدیدہ کے ساتھ آمدنی سرکاری باون لاکھ روپیہ ایک کروڑ اسی لاکھ روپیہ سالانہ تک پہنچ گئی۔ حضرات! آپ کا زمانہ کارگزاری ملازمین متاجرین اور رعایا کیلئے کیسا ان آئینہ رحمت رہا۔ آپ کی مرحمت۔ ہمدردی۔ شفقت۔ شرفا پروری اور ماتحت نوازی سب کے ساتھ اسطور سے جاری و ساری رہی کہ ہر شخص کو یہی یقین رہا کرتا تھا کہ اس پر نظر قضا و شفقت خاص ہے۔ حضرات! جس طرح آپ کا زمانہ ملازمت بلحاظ فضائل پسندیدہ کارگزاری

محنت و یاقوت اور دیانت کے قابل مبارکباد رہا۔ اسی طرح آپ کے اعلیٰ اور دیرینہ خدمات کے صلہ میں اعلیٰ حضرت ہند گانوالی نظارہ اعلیٰ کا ماحرم خسروانہ سے وظیفہ حسن خدمت کے ساتھ آپ کو آرام حاصل کرنے کا موقع عطا فرمایا بھی قابل مبارکباد ہے وظیفہ حسن خدمت پر آپ کی سکروشی سے ملازمین و متاجرین کے قلوب میں ایک عام انتشار و اضطراب کا پیدا ہونا لازمی امر تھا لیکن عالیجناب نے لوی سید محمد تقی صاحب نائب ناظم کا نفع نظامت پر ایک کامل سکون و اطمینان کا باعث ہو گیا جو علاوہ اپنی معلومات و تجربہ و کارگزاری کے بحیثیت نائب ناظم آبکاری پانچ سال تک مزید تجربہ حاصل کر چکے ہیں اور ملازمین و متاجرین سے بخوبی واقف ہیں۔

معزز حضرات! نواب صاحب موصوف کے عہدہ نظامت آبکاری پر سرفرازی پانچویں کچھ عرصہ بعد ہی آپ کے سچے جانشین عالیجناب مولوی سید محمد تقی صاحب نے ضلع میدک میں بھی چھ سال کے ممتاز عرصہ تک جانشینی فرمائی یہ جانشینی صرف ظاہری عہدہ و حکومت سے مخصوص نہ تھی بلکہ جس طرح نواب صاحب موصوف ملازمین متاجرین اور رعایا کے ساتھ الفت و محبت بہم رسی اور شفقت فرماتے تھے آپ بھی نواب صاحب موصوف کے قدم بہ قدم رہے معاملات و انتظامات آبکاری کے سنبھالنے اور متکرم کرنے اور سطح مدار کے حسن سلوک اور بہم رسی سے متاجرین و رعایا کا ساتھ دینے میں ہمہ تن مصروف رہے آپ کے زمانہ کارگزاری میں جو انتظام الہامی ضلع میدک و اطراف بلدہ کا عمل میں آیا اس میں آپ کی خاص کوشش کی وجہ سے چار لاکھ سے زیادہ سالانہ اضافہ آمدنی سرکاری میں ہوا۔ ضلع میدک کے الہامی انتظام کے استحکام کی وجہ سے حسب ہدایت نواب صاحب موصوف و زحمتان سبیدہ کی خبر اندازی کا آغاز آپ

کے عہد حکومت کی یادگار ہے جو تجرباً چند دیہات میں شروع کیا گیا تھا اور بتدریج
بعد میں اسکو ترقی دینی یہاں تک کہ آج تقریباً (صاحب) کے معاملات میں ممبراندرازی
کا نیپائی سے چل رہی ہے اور متاجرین و کلالان اسکے فوائد سے تقریباً واقف ہو گئے ہیں جس
امید ہے کہ آئندہ بہت سہولت کے پورے معاملات میں ممبراندرازی رائج ہو جائیگی۔

اعلیٰ حضرت بندگ اعلیٰ مدظلہ العالی کی مردم شناس نکتہ سنج۔ دقیقہ رس نگاہ نے نواب صاحب
موصوف کی جانشینی کے لئے جو آپ کا انتخاب فرمایا ہے اسکے آپ ہر طرح اہل اور مستحق ہیں
اور اپنے تجربہ لیاقت کارگزاری و دیانت کی وجہ سے نواب صاحب موصوف کے سچے جانشین بن سکیں
جائز حق رکھتے ہیں۔ حضرات یہ امر بھی ضلع میڈک کیلئے باعث افتخار ہے کہ جطرح نواب صاحب
موصوف کا قدیمی تعلق ضلع میڈک سے رہا آپکا سابقہ تعلق ہی عرصہ تک اس ضلع سے رہا ہے
اور اس دور ہی خصوصیت پر ضلع میڈک جب قدر و فخر دیہات کرنے پر مجبور رہا ہے ضلع میڈک کے
ملازمین آبکاری آپکے تقریر نظامت پر مدلی اور پر خلوص مہار کیا و کا ہدیہ پیش کرتے ہیں۔

حضرات اس خصوصیت امتیازی کی بنا پر ملازمین ضلع میڈک نے یہ تہیہ کیا ہے کہ
جطرح دونوں حضرات والا شان کو ضلع میڈک کے خاص تعلق رہا ہے اس طرح اس یادگاری
موقع کا امتیاز ایک مخصوص طریقہ سے نمایان کیا جائے یعنی دو وظائف تعلیمی ایک ایک شے ت
نصاب ہائی اسکول و کالج کی تعلیم کیلئے ایسے نادار طالب علموں کو عطا کئے جائیں جو بوجہ کم ناگی
تعلیمی شوق پورا کر نیسے قاصر ہوں اس میں سے ایک فی طیفہ کسی مسلمان طالب علم کو دیا جائے
اور دوسرا وظیفہ ایک ہندو طالب علم کو وظیفہ کیلئے بمشورہ پرنسپل کالج دہائی اسکول چندنام

پیش ہو گئے جن میں سے ایک کا انتخاب عالمیناب نواب لطیف یار جنگ جہا فرائیکے اور
 دوسرے کا انتخاب عالمیناب مولوی سید محمد تقی صاحب فرائیکے میں دونوں صاحبوں کے
 استراحت کرتا ہوں کہ اس یادگاری صورت کے عطائے وظائف کی اجازت مرحمت فرمائیں تاکہ
 اس طریقہ سے ہونہار طلباء علم کے از دیاد شوق اور ملک کی دایمی سرسبزی بہبودی میں مدد
 معزز حضرات۔ آخر پرمین اعلیٰ حضرت ہند کا تعالیٰ متعالیٰ مدظلہ العالی اور صاحبزادگان
 بلند اقبال و صاحبزادیان فرخندہ خال کے از دیاد و عرواقبال اور حصول مقاصد کیلئے دعا کرتا ہوں
 انکی ذلت و شہادت کی خصوصیات اہل ملک کی ہر طرح دشگیری و انداد و فراقی ہیں اور جن کے
 سایہ عاطفت میں ہم سب فی الطینان اور آرام کے ساتھ زندگی بسر کرتے ہیں۔ آپ حضرات
 بھی آئیں کہنے میں میری ہمزانی فرمائیں فقط مرقوم یکم فروردی ۱۳۳۶ھ۔
 شمسہ منجانب لیدی سید غلام حیدر صاحب حیدر ملازم محکمہ تحفظ ارضی بکری کیلئے متعلق سیریک و وداع
 سبب کیا آج جو میرا دل مضطرب چلتا ہے
 کہنے کیا راز کمون گردش گردون گروا نکا
 سنی ہم نے خبر تہاے ہوداں دنون ہاتون
 جدائی میں تر مدوح و لگی کیا کہوں حالت
 تہا ہر عہد میں عیال لطیف خوش سیر ہم سب
 بعد خدمت کا پایا ہے بہت ہی یکنا می
 تہا راجا نشین یہی ہے خدا کا شکر تمہیا
 سبب کیا آج جو میرا دل مضطرب چلتا ہے
 کہنے کیا راز کمون گردش گردون گروا نکا
 سنی ہم نے خبر تہاے ہوداں دنون ہاتون
 جدائی میں تر مدوح و لگی کیا کہوں حالت
 تہا ہر عہد میں عیال لطیف خوش سیر ہم سب
 بعد خدمت کا پایا ہے بہت ہی یکنا می
 تہا راجا نشین یہی ہے خدا کا شکر تمہیا
 سبب کیا آج جو میرا دل مضطرب چلتا ہے
 کہنے کیا راز کمون گردش گردون گروا نکا
 سنی ہم نے خبر تہاے ہوداں دنون ہاتون
 جدائی میں تر مدوح و لگی کیا کہوں حالت
 تہا ہر عہد میں عیال لطیف خوش سیر ہم سب
 بعد خدمت کا پایا ہے بہت ہی یکنا می
 تہا راجا نشین یہی ہے خدا کا شکر تمہیا

خدا کا فضل تھا اور آپ کی ہی جن نیت تھی
 قتی جیسا ملا منسہر دگر نہ کس کو ملتا ہے
 وسیع التجربہ میں یہ کہ نائب بھی تھے ناظم کے
 دگر نہ اجنبی محض سے کیا کام چلتا ہے
 دعا حیدر کی ہے یارب بڑے اقبال ناظم کا
 بُرا ہو حاسد بد کا جو صبح و شام چلتا ہے

تقدیر بر جواہری جناب نواب لطیف یار جنگ بہادر
 آپ اور آپ کے محکمہ کے عامل نے جن وسیع الفاظ میں میری ستائش کی ہے وہ بالکل
 آپ کے خلوص اور حسن اعتقاد کا نتیجہ ہے ورنہ حقیقت یہ ہے کہ بیان کردہ مواضع میں اپنے میں بالکل
 نہیں پاتا ہوں آپ لوگ عافرائے کہ یہ اوصاف مجھ میں پیدا ہوں اور نجات کا سبب ہوں۔
 کارگزاری کے متعلق آپ نے جو کچھ فرمایا ہے وہ درحقیقت آپ کی انتہک محنت اور قوت بازو اور
 کامل طاعت گزاری و فرمانبرداری کا نتیجہ ہے میں بلا لحاظ اوقات بلا لحاظ روز و شب آپ لوگوں سے
 کام لیتا رہا مگر آپ لوگوں نے میرے احکام کی تعمیل اور میرے ساتھ ساتھ محنت برداشت کر کے میں
 کبھی دریغ نہیں کیا بیشک ابتدائی کام بہت پیچیدہ کیوں سے ہر تھا لیکن آپ حضرات کی مساعی
 اور شرکت عمل سے خدا نے اس کشتی کو پار لگایا میرے بعد مولوی سید محمد تقی صاحب نے بھی یہاں
 کام کو نہایت عمدگی اور خوبی کے ساتھ سنبھالا اور انشطار کا شیرازہ نہایت درست رکھا اور آپ
 لوگوں نے سید صاحب کی اطاعت ہی اور سیرج کی جیسی کہ میری جب سید صاحب نیا بہت سے
 سر فراز ہوئے تو مولوی خواجہ محمد فیاض الدینیجا نصاحب نے تعلداری میڈک کی باگ اپنے اتر میں
 لی آپ نے بھی یہاں کے انشطار کو جس خوبی اور لیاقت کے ساتھ سنبھالا ہے وہ میں جانتا ہوں اور
 سید صاحب بھی واقف ہیں یہ خواجہ صاحب کی انشطار قوت اور معاملہ شناسی کی سچی دلیل ہے

میں گواہی دیتا ہوں کہ اس وقت آپ کا مفوضہ کام بہترین پیمانہ پر انجام پا رہا ہے یہ عجب بات کہ
 خدا نے اس قدر کی تعلقداری میں بڑی برکت دی ہے کیونکہ میں ہی بہترین سے بڑھ کر ناظم ہوا
 اور مولوی سید محمد تقی صاحب ہی بہین سے نکھر تظامت کی کرسی پر تشریف لائے ہیں اگر
 یہی حقیقت ہے تو میں خیال کرتا ہوں کہ ہر شخص کو چاہیے کہ اس قدر میں نوکری کرے تاکہ اس کو
 ترقی نصیب ہو آخر میں میں آپ حضرات کو یقین دلانا ہوں کہ آپ لوگ جتنے میرے زمانہ میں
 مطمئن اور خوش رہے اسی طرح سید صاحب کے زمانہ میں بھی خوش رہیں گے وہ آپ لوگوں سے
 مجھ سے زیادہ واقف ہیں اور آپ لوگ نا آشنا نہیں ہیں میں جس اصول کا کاربند تھا وہ بھی
 اسی اصول پر چل رہے ہیں مجھ سے زیادہ آپ اس خوش شگونی میں آپ حضرات کا بوجھ اٹکے
 کہ ایک غیر متطیع طالب علم کیلئے وظیفہ تعلیمی تجویز کر کے میرے جانب سے بعض امداد پیش فرمایا ہے اور
 اس طرح میرے فلاح دارین کا فدیہ مہیا فرمادیا ہے اور میری بہت تشریف کی ہے بہت بہت
 شکریہ ادا کرتا ہوں اور اپنی تقریر ختم کرتا ہوں اور چیل چیل اور سرسبزی اور شادابی جو کچھ آپ دیکھ
 رہے ہیں یہ سب ہمارا ملک نعل سبحانی کے اقدام مبارک کی برکت اور خدام نوازی سرفرازی کے
 باعث ہوا اسلئے دعا کرتا ہوں کہ خدا ہمارا ملک نعل سبحانی کو باقبال ہم خدام کے سروں پر تبارک
 سلامت اور حوادث زمانہ سے مصون و محفوظ رکھے اور شہزادگان بلند اقبال و شہزادیان ہمایون نال
 کی عمر و دولت میں ترقی عطا فرمائے صدائے آمین۔

تقریر جوابی جناب مولوی سید محمد تقی صاحب ناظم آبکاری
 حضرات آپ لوگوں نے جو کچھ میری تشریف کی ہے وہ مجھ میں کچھ بھی نہیں ہے میں خیال کرتا ہوں

میری تعریف میں مبالغہ کیا گیا ہے کیونکہ من اکرم کہ من انم اسوقت تک بہت جلسے ہو لیکن یہ ہم
 جلسہ سلسلے زیادہ خصوصیت رکھتا ہے کہ یہ اپنے گہرین ہے اور یہاں سب اپنے گہروں جمع ہیں اور
 کوئی غیر نہیں ہیں بلکہ یوں کہنا چاہیے کہ یہ مصرع اسوقت کے موقع کیلئے بالکل صادق آتا ہے
 ح میزبان کو گہرین اپنے مہمان پاتے ہیں ہم۔ اسلئے اگر میں کچے تکلفی سے عرض کروں تو بیجا
 ہو گا جب میں آبکاری بلدہ سے تعلق داری میدک پر آیا تو دیکھا کہ یہاں کی ہر چیز اور ہر ایک انتظام
 اور کام مثل آئینہ کے صاف تھا اسلئے میں کوشش کیا کہ خود بھی اسی اصول پر چلوں اور اسی میں میں
 اپنی کامیابی خیال کرتا رہا یہاں کی یہ ساری خوبیاں صرف نواب لطیف یار جنگ نہا کی وجہ
 تھیں۔ مولوی خواجہ محمد فیاض الدین خان صاحب جطرح نواب صاحب موصوف و شریک
 کار رہے اور بیطرح اپنی مسلمہ قابلیت اور سنجیدگی اور معاملہ فہمی سے انتظامات کے سنبھالنے
 میں میرا ساتھ دیتے رہے۔ جیسا کہ نواب لطیف یار جنگ بہادر نے فرمایا ہے اگر میدک کی
 کرسی ایسی ہی بابرکت ہے تو کیا عجب ہے کہ ایک دن آپ کیلئے بھی خداوند کریم وہ دن
 لائے جو ہم دو کو نصیب ہوئے۔ ان اسوقت میری نظر مولوی محمد عزیز حسن صاحب پر پڑی اور
 مجھے یاد آیا کہ سرشت میں ایک عرصہ سے آپ کے ساتھ بھی میرا ساتھ رہا ہے۔ اس طرح ہر کہ آپ میدک
 میں رہے تو میں بلدہ میں رہا اور میں میدک آیا تو آپ بلدہ میں رہے اور پہر آپ حکمہ سکار میں
 تشریف فرما ہوئے اور اپنے مشورہ اور ہمدردی سے وقتاً فوقتاً میرے کام میں میرا ہاتھ بٹایا ہے
 اور ایک عرصہ سے ہمنشی رہی ہے غرض ہم باہم نہایت اتفاق اور ایک جہتی کے ساتھ آبکاری
 کی نازک کشتی کو نہالتے رہے ہیں آبکاری کا کام کچھ آسان نہیں ہے اس میں بڑی شوریوں

پیش آجایا کرتی ہیں تا وقتیکہ ہم اتفاق کے ساتھ حسن انتظام کا خیال نہ کریں آبکاری کی کشتی پار لگنا مشکل ہے گو بعض لوگ اسکو اچھی نظر سے نہیں دیکھتے ہیں لیکن ہم کو اپنا کام کرتے رہنا چاہیے اور اپنی دہن میں لگے رہنا چاہیے۔ بقول حافظ ۵

شب تاریک بیم موج گرد آبے چین حائل کجا دانند حال ماسکساران ساحلہا
اب جناب نواب لطیف یار جنگ بہادر سکساران ساحل میں شریک ہو گئے
ہیں اور ہم گرداب میں مبتلا ہیں۔ اگر ہم ایک غیالی سے اپنا کام کریں اور ہر وقت حسن
انتظام مد نظر رکھیں تو کافی ہے اسی میں ہماری کامیابی ہے آپ لوگ جس طرح نواب
لطیف یار جنگ جہا کے زمانہ میں مطمئن اور خوش رہے اب بھی اسی طرح مطمئن رہ سکتے
ہیں۔ پہلے آقا علی حضرت ظل سبحانی کی خدام پروری ہے کہ مجبہ ناچیر کا انتخاب فرمایا
دعا کرتا ہوں کہ خداوند کریم مجبہ سے میرے نازک فرائض بعدگی انجام دلا (صد آئین)
اور میں دعا کرتا ہوں کہ خداوند کریم علی حضرت بندگائے الہی کی غرض دوسی سالہ کرے۔ اور
صاحبزادگان و صاحبزادیاں ہایرن فال کی عمر و دولت و اعتبار میں روز افزون ترقی
عطا کرے (صد آئین) اور میں آپ حضرت کا اسوجہ سے کہ میرے ساتھ اپنے خلوص اور
نموش اعتقادی کا اظہار فرمایا اور ایک غریب طالب علم کے لئے وظیفہ تعلیمی تجویز فرما کر مجھے
عطاے امداد کا موقع دیا اور اس طور پر دینی اور دنیوی اجر عظیم حاصل کر سکا ذریعہ ہم نچایا
تو دل سے بید شکریہ ادا کرتا ہوں۔

قطعہ تاریخ تہنیت گذرانیدہ مولوی سید مہدی حسین صاحب محاسب دفتر
مہتمی حلقہ نارین گوڑہ

وہ ناظم کے نائب محمد تقی جو کرتے تھے خدمت گذاری ملک
وہی اب بفرمان شاہ دکن ہوئے ناظم آبکاری ملک
قطعہ تاریخ تہنیت گذرانیدہ مولوی میر علی حسین صاحب طالب ملازم
آبکاری حلقہ نارین گوڑہ

مبارک ہو سید محمد تقی کو نظامت کی کرسی چرے طوف زیا
کہی ادسکی تاریخ طالب نے اچھی دکن آبکاری کا ناظم ہے اچھا
ایضاً دعائیہ

دعا کو کیا غرت حاصل ہوا ہے باریابی کا
تنتا ہی یہ یزدان سے کہ چکے اختر طالع
ہوا جب فضل خالق کا نداریہ غیب سے آئی
مبارک کیون نہ ہو تمکو نظامت آبکاری کی
دل بایوس کی بگڑی بنگی اب کوئی دم بن
و عادل سے یہی ہر زندمی آشام دیتا ہے
یہ ہنگام مسرت ہے خدا را جلد اسے ملتی
تظم تہنیت منجانب جو انان کار و حلقہ نارین گوڑہ بتقریب تشریف آوری

مزا ہے طالب مطلوب میں کیا ہے حجابی کا
اثر ہے بڑے دستہ لے لیا ہے آفتابی کا
تقی صاحب کو یہ شروہ سنا دو کامیابی کا
ازل سے سلسلہ جاری رہا ہے فتح جابی کا
نتیجہ نیک نکلا ہے ہماری اضطرابی کا
الہی دور نامشروع ہے اس بو ترابی کا
ادھر ہی دور ایک ظالم کو بجائے گلابی کا
تظم تہنیت منجانب جو انان کار و حلقہ نارین گوڑہ بتقریب تشریف آوری

جناب مولوی سید محمد تقی صاحب ناظم آبکاری در حلقہ نارین گوڑہ

یہ کس گل کی ہے غیر مقدم کی شہرت
خوشی سے نہ پہولا سنا ہے ہر دل
ہیا خوشی کے ہن سا ان سارے
نئی شان سے کون آتا ہے دیکھو
محمد تقی صاحب نیک طینت
ہوے مہربان انپہ شاہ دکن کیا
بفرمان شاہی وہ ناظم ہوے ہن
مقرر ہوے ایسے اوصاف والے
اسی آبکاری کے طالب تھے سارے
کھلا خدا نے یہ ارمان دل کا
بڑھ گئے بہت جو صلے اب تو دل کے
دکھائے ہم انکے اقبال سے کیا
دکھائے نہ دل کو کسی ماتحت کے
سیادت میں منظم ہن اوصاف اچھے
خدا یا ہمیشہ ملے کامیابی
رہن پنج میں ان کے دشمن ہمیشہ

چمن میں ہے شور مبارک سلامت
نمایان ہے چہرون سے رنگ مسرت
جہا ہے کہیں بزم میں رنگ عشرت
دلون میں زمانہ سے ہتی کس کی حسرت
جو ہن عادل و منصف و ذی مروت
دوبالا ہوئی غطمت و شان و شوکت
لی آبکاری کی ان کو حکومت
دکھائی خدا نے یہ کیا اپنی قدرت
مگر ان کی خواہان تھی دل سے نظامت
دکھایا یہ دن اور نقد مسرت
رکھے قدردان کو خدا یا سلامت
ضعیفی میں اب وہ جوانی کی طاقت
ہمیشہ رہی سب پہ کیسان محبت
زمانہ میں کیونکر نہ ہوا انکی شہرت
رہے شاہ عثمان کی ان پر عنایت
ہمیشہ یہ خندان رہن گل کی صورت

جو حلقہ کے جمشیر خان ہستم ہیں
 ہیں کل عہدہ داروں میں ہر دلفریز
 یہی کارڈ کہتے ہیں آپس میں ملکر
 نبی و علی کے تصدق سے یارب
 ہیں باغ عالم میں بر سبز ہر دم
 قطعہ تاریخ تہنیت گذرانیدہ مولوی سید خادم حسین صاحب خادم ملازم محکمہ
 تعلقہ داری آبکاری بلدہ

ہیں محمد تقی اہل عزت
 شرفار کے تو یہی مادا ہیں
 دور بین نکتہ رس دعائی فہم
 خلق ہے معترف خلق حسن
 دیکھ کر انکی صفائی باطن
 انکی طہیت ہے اور انکی عادت
 خدمتیں ملتی رہیں بالترتیب
 اب تو فرمان خداوندی سے
 آبکاری دکن کے ناظم
 اور ہوا انکو ترقی حاصل

حق نے بخشا جنہیں رتبہ اعلیٰ
 عزبا کے ہیں یہی تو لطبا
 تجربہ کار و عقیل و دانا
 شرف ایسا کیا خالق نے عطا
 کیون نہ حیران رہے آئینا
 اپنے ماتحتوں کو راضی رکھنا
 کار دانی کا ہوا یہ شہرا
 مل گیا کار گذاری کا صلا
 میرے مدوح ہوے شکر خدا
 پائین اور اس سے ہی اعلیٰ عہدا

زیب و تیار ہے انکے سر پر
شہرت و ناموری کا سہرا
انکو اللہ سلامت رکھے
انکے دشمن پر ملے انکی بلا
غوش رہیں یہ مع آل و اولاد
ہر بھی عواہ یہ دیتا ہے دعا
سال ہجری کیا غامدے رقم
اب مبارک ہو یہ ناظم ہونا
نظم در تہنیت گذرانیدہ مولوی غلام احمد صاحب مہر صیغہ دار تعلقہ اری
آبکاری ضلع میدک

مرحبا صل علی آگیا وہ دلت سعید
جیکہ محبوب ہوے آپکے اخلاق حمید
بہر تسلیم ہوا شاہ سے فرمان جدید
ہوئے ہی آپکی تعلیم بہر طور مفید
جب ہوئی عام سررشتہ میں تقریر کی نوید
مہرے جوش مسرت سے کہا رب مجید
ساتھ ہی دل نے کہا ختم ہی کرا ب تمہید
لہذا الحمد ہر آن چیز کہ خاطر میخواست
نظم در تہنیت گذرانیدہ مولوی حکیم غلام علی خان صاحب
عجب طرح کی ہے رفتار گنبد دوار
ہمیشہ گرم ہے یہاں عزل و نصب بازار
جوشب تمام ہوئی تو سحر ہوئی ظاہر
گئی چمن سے غزان جب تو آئی فصل بار

جہان میں ہوتی ہیں یوں تو ترقیان لاکھوں
 او نہیں ملتا ہے دنیا میں رتبہ عالی
 مگر جناب تقی جو کہ ہیں مرے مدوح
 خیال میں ہے بلندی نگاہ میں وسعت
 بری گہری میں حریفوں سے ہی میں عقدہ کشا
 ملی ہے او کو نظامت جو آبکاری کی
 یہ ارتقا یہ بلندی او نہیں مبارک ہو
 تمام دہر کے آفات سے رہیں محفوظ
 قلم سے نکلی ہے از جانب غلام علیؑ
 نظم تایخ تہنیت گذرا نیدہ مولوی نور علی بیگ صاحب رحیم اہلکار فتر
 تعلق داری آبکاری سمت گلبرگہ

کعتہ جلدائے میرے مولا
 کل محمد تقی جو نائب تھے
 چاہیے انکی تہنیت میں ضرور
 بس یہ دل میں خیال آتے ہی
 کہدے تو اے رحیق ہو کر شاد
 قطعہ در تایخ تہنیت سرفرازی نظامت آبکاری بہ عابد جناب مولوی

کر لی مقبول بیکون کی دعا
 آج ناظم جو تو نے او کو کیا
 کوئی تایخ نکلے برجستہ
 ہاتھ غیب سے یہ آئی صدا
 بخت چمکا ہے آبکاری کا

سید محمد تقی صاحب پیشکوه مولوی سید باقر صاحب موسوی المتخصص کا شفق

حق یقین دارد او اے کاشف
شاہ عادل بود شہ زمزم
منتخب اہلش آمدہ این سال
ناظم آبکاری و کھنم

قطرہ

ز خدمت ہر کسے تو قیر باید
عزیز آن کس بود کو عہدہ دارو
اے کاشف عجبےین سال ویر قیر
باین ناظم بہین کاین عہدہ نازد

ایضاً

عجب قدرتے داو حق قیصر را
ہمان شد بلب آچہ فرمود جاری
بہ تمیل حکمش شادین سال شفق
محمد تقی ناظم آبکاری

ایضاً

بہ بادا بر تو وایم فضل باری
بہ بادا بر چہان فیض تو جاری
محب اخلاص خواند کاشف این سال
ہایون جاہ نظم آبکاری

